New Era Magazine
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت
بھیک ہے شاید
از عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمی ضیاء

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

باب ۳
کشمکش

اسکی بات سن کر وہ دکھ سے مسکرائی تھی کیونکہ جیسا اس نے کہا تھا وہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

very funny

اب تک راحت انکل شادی کر چکے ہوں گے۔۔تابینہ خالہ کی طرح نہیں کہ بس ایک کوٹھری میں خود کو قید ہی کر لیا۔وہ دکھ سے بولی۔

سوچ ہے تمھاری۔۔۔راحت انکل نے کوئی شادی وادی نہیں کی۔۔وہ زور دے کر بولی۔

رئیلی۔۔وہ چونکی۔

ہاں۔۔۔تو اور۔۔۔مہر نے تصدیق کی۔

میں نہیں مان سکتی مہر۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ جینی کشمکش میں مبتلا ہوئی۔

جلد مان جاؤ گی۔۔۔ڈونٹ وری۔وہ فکر مندی سے آزاد ہوتے ہوئے بولی۔

خیر۔۔۔تابینہ پھوپھو کے پاس گئی مٹھائی لے کر؟؟سنائی انہیں گڈ نیوز؟؟

نہیں میں نہیں گئی۔۔۔وہ افسردہ ہو کر بولی۔

کیوں؟؟اس نے سوالیہ پوچھا۔

آج جاؤنگی۔۔اس نے بات کو ختم کرتے ہوئے تیزی سے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

کہاں جارہی ہو؟؟مہر سوالیہ بولی۔

تائی جی کے پاس جارہی ہو کیا؟؟اس نے دوسرا سوال شرارتی انداز میں کیا۔

نہیں۔۔۔جینی نے اسے گھورا۔

اچھا۔۔مجھے لگا شاید اسکا حال پوچھنے جارہی ہو جس نے یہ زخم دیا۔وہ اسکے پاس کھڑے ہوتے ہوئے اسکے بازو کی طرف نظریں جمائے بولی۔

نہیں۔۔۔فالحال۔۔۔اپنے اس زخم کا علاج کرنے جارہی ہوں۔۔بینڈیج لگانی ہے اس پر۔۔وہ سادہ الفاظ میں بازو کی طرف دیکھ کر بولی۔

فرسٹ ایڈ باکس ممانی لے کر گئیں تھی۔۔

تم کہو۔۔تو میں لے آؤں؟مہر نے پیش کش کی۔

نہیں۔۔اب ایسی بھی بات نہیں۔۔ڈرنا تو اسے چاہیے مجھ سے۔۔میں بھلا کیوں منہ چھپاؤں؟؟اس نے اتنا کہا اور وہاں سے جانے کی کی کیونکہ وہ مہر کے تاثرات اچھے سے سمجھ چکی تھی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

شاویز بیٹا۔۔۔تھوڑا سا پی لو۔۔تائی جان سامعیہ فکر مندی سے اصرار کرتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھیں۔

امی۔۔۔نہیں جی چاہ رہا میرا۔۔۔وہ بے زاری سے بولا اور دوبارہ لیٹنے لگا۔

شاویز۔۔۔وہ چمچ باؤل میں رکھتے ہوئے اور پھر باؤل کو میز پر رکھ کر اس سے غصہ سے بولیں۔

حد ہوتی ہے ہر بات کی۔۔۔اس کے لیے خود کی طبیعت خراب کر لی جو اب کسی اور کے نام سے منسوب ہے اور اپنی ماں کی محبت کی فکر تک نہیں تمھیں۔۔۔احساس ہی نہیں تم میں۔۔۔وہ بھڑک اٹھیں۔

ٹھیک ہے آج کے بعد سمجھنا تمھاری ماں تمھارے لیے۔۔۔روتے روتے ان کی آواز بھرا سی گئی کہ اچانک وہ اٹھ بیٹھا اور ان کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی۔۔۔پلیز۔۔۔وہ خود بھی رو دیا۔

ایسی بات تو نہ کریں۔۔۔آپ ہی تو میرا سب کچھ ہیں۔۔وہ ان کا ہاتھ اپنے رخسار کے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے بولا۔

تو پھر کیوں ستاتے ہو مجھے ؟؟ تمھیں کیا بتاؤں اب ؟؟ میں نے ہر ممکن کوشش کی ! جنت سے بات بھی کی مگر۔۔۔وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہے۔۔۔مجبور ہے وہ۔۔

امی۔۔۔یہ کوئی مجبوری نہیں۔۔۔وہ زچ ہوا۔

تم نہیں سمجھ سکتے۔۔۔وہ باؤل ہاتھ میں لیے اسے سوپ پلانے لگیں۔

سمجھنا ہی تو چاہتا ہوں۔۔۔وہ بے زاری سے بولا۔

بس۔۔آج کے بعد میں تمھیں اس کا نام لیتے ہوئے نہ سنوں۔۔سمجھے تم اور تمھیں میری قسم اب اگر تم نے اس کو کسی قسم کی پریشانی دی۔۔۔وہ جذباتی ہو کر بولیں۔

امی۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔میں اسکے بغیر۔۔۔وہ اداسی سے بولا جبکہ اسکی آنکھوں میں سے آنسو پانی کی صورت بہنے لگے تھے۔

شاویز۔۔۔انہوں نے قدرے زور دے کر اسے وارن کیا تو وہ بچوں کی طرح سسکتے ہوئے رہ گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جنت اور مہر دونوں حویلی کے ایک الگ حصہ میں جاتے ہوئے کشمکش کا شکار ہوئیں۔مہر نے بارہا آوازیں دیں مگران کے کواٹر میں سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔

پھوپھو۔۔۔پھوپھو۔۔۔

خالہ۔۔۔تابینہ خالہ۔۔۔جنت نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

دروازہ تو کھلا ہی ہے۔۔دستک دیتے ہوئے اس نے دروازہ کو تیزی سے ہلایا جس سے وہ کھل گیا۔

یااللہ خیر۔۔۔دونوں تیزی سے اندر بھاگیں۔

پھوپھو۔۔کیا ہوا آپکو؟؟تابینہ پھوپھو۔۔مہر فوراً سے آگے بڑھی جبکہ وہ اٹھنے کی بمشکل ہی کوشش کر پائی تھیں۔

جنت نے ہاتھ میں موجود مٹھائی کا ڈبہ میز کی سائیڈ پر رکھا اور فوراً سے ان کو تھاما۔

خالہ آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟؟جنت بولی۔

ہاں بیٹا۔۔۔جسم دکھ رہا ہے۔۔وہ درد کا اظہار کرتے ہوئے بولیں۔

پھوپھو۔۔۔مہر کی آنکھیں بھر آئیں۔

تم لوگوں کو کسی نے دیکھا تو نہیں یہاں آتے ہوئے؟؟ وہ فکر مندی سے بولیں۔

نہیں خالہ۔۔۔اور آپ فکر نہ کریں۔۔۔کسی کی۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اس نے انہیں بستر پر لٹایا اور ان کو دباتے ہوئے بولی۔

تم پھوپھو کے پاس بیٹھو۔۔میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔ابھی پھوپھو آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔وہ اٹھی اور اپنی شال اوڑھتے ہوئے کمرے کے دوسرے حصے میں چلی گئی۔آگ جلانے لگی تو پتہ چلا سلنڈر میں گیس ہی ختم ہے۔۔

پچھلی دفعہ بھی آپ سے کہا تھا کہ ابو کو پیغام بجھوائیں۔کم از کم یہاں گیس اور بجلی کا کنیکشن تو لگوا کر دیں نا؟؟ایسے تھوڑی نا ہوتا ہے پوپھو۔۔اسکی آواز میں لغزش تھی۔

میری بچی۔۔فکر کیوں کرتی ہو؟؟تمہاری پوپھو جینا سیکھ گئی ہے یہاں اور ویسے بھی۔۔سزا میں عیش و آرام تھوڑی ملتے ہیں؟انکی خشک آنکھیں رونے کے لیے بے تاب تھیں۔

پھوپھو کم از کم۔۔اپنے لوگ تو ایسا نہیں کرتے۔آخر اتنا بھی کیا ہو گیا جو آپ کو معاف نہیں کر سکتے؟؟محبت ہی کی تھی نا آپ نے۔۔کون سا گناہ کیا تھا؟؟

مہر خود پہ قابو نہ رکھ سکی۔ جنت کے اشارۃً منع کرنے کے باوجود بھی وہ بے ضبط بولتی چلی گئی۔ بناء یہ دیکھے کہ اسکی باتیں تابینہ کو کتنا دکھ دے رہی ہیں۔

خالہ۔۔ یہ تو بس۔۔ ایسے ہی۔۔ آپ بتایئے۔۔ کیا کرتی ہیں آپ سارا دن؟ جنت انکا سر دباتے ہوئے سوالیہ بولی۔ گویا اس نے بات کا رخ بدلا۔

کھانا کیسے بناتی ہیں؟؟

یہ کچھ بھنے ہوئے چنے ہیں۔۔۔ انہی سے گزارا ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ چنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں سے بولیں۔

مگر کھانا؟؟ جنت حیرت سے بولی۔

باہر سے لکڑیاں لے آتی ہوں۔۔۔ انکو جلا کر کچھ گزارا ہو ہی جاتا ہے۔۔۔ وہ کھانستے ہوئے بولیں۔

اور جو راشن اماں بی بھجواتی ہیں وہ؟؟ جنت نے ہڑبڑا کر پوچھا۔

ہاں۔۔ یہ سب پڑا ہے۔۔ مہینے کا اینڈ ہے ناں۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔

بچوں کو بھی ساتھ میں کھلاتی ہوں گی ناں؟؟ وہ سمجھ گئی تھی کہ کیسے اتنی جلدی راشن ختم ہو جاتا ہو گا۔

ایک اکیلی بندی آخر کیسے چار بندوں کا راشن استعمال کر سکتی ہے۔ یہ بات بلاشبہ قابل غور تھی۔

بیٹی۔۔پیٹ بھرنے کے لیے کہاں کھاتی ہوں۔۔اتنا کھاتی ہوں کہ زندہ رہ سکوں۔۔ لاچاری اور بے بسی انکے چہرے پہ واضح تھی۔

پھو پھو۔۔مہر رو دی۔ وہ خود کو بمشکل ہی ضبط کر پائی تھی۔

میں آتی ہوں لکڑیاں لے کر۔۔۔اسی اثنا میں اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر لکڑیاں اکھٹی کرنے چلی گئی جو کہ حویلی کے دوسری سائیڈ پہ فارم ہاؤس میں تھیں۔

مہر۔۔بیٹا۔۔رہنے دو۔۔۔وہ بولیں جبکہ مہر جا چکی تھی۔

خالہ۔۔دیکھیے ذرا اپنا حال۔۔پلیز خالہ اپنی ضد چھوڑ دیں۔۔۔جیسے اماں بی کہتی ہیں ویسے ہی کر لیں۔۔۔پلیز خالہ۔۔۔وہ ان کا سر دباتے ہوئے بولی۔

کوئی ضد تو کبھی تھی ہی نہیں میری۔۔وہ دکھ کے مارے ہنس پڑیں جس پر جنت نے انہیں دکھ سے دیکھا۔

ارے مہر۔۔۔میں ابھی ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔رہنے دو یہ سب۔۔۔مہر کو کمرے میں لکڑیاں لے آتے دیکھ کر وہ بولیں۔

جی۔۔وہ تو مجھے پتہ ہے۔۔آپ ٹھیک ہو جائیں گی مگر میرے ہاتھ سے بنی چائے پی کر۔

وہ انہیں ہنسانے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ پہلے وہ انہیں اپنے منہ سے نکلی ہوئی بات سے بہت تکلیف پہنچا چکی تھی۔

سر میں درد ٹھیک ہوا کچھ ؟؟ جنت نے کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر ان سے بولی۔

ہاں۔۔کچھ بہتر ہوا۔۔تم لوگ سناؤ۔گھر میں سب کیسے ہیں ؟؟بھائی ؟؟بھابھی ؟سب ٹھیک تو ہیں ناں !

جی۔۔پھوپھو آپ کی حالت خراب کرنے والے خوب مزے میں ہیں۔۔۔مہر دانت پیستے ہوئے بولی۔وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ چائے بنانے میں بھی مصروف تھی۔

بیٹی۔۔۔ایسا نہیں کہتے۔۔بھلا۔۔بھائی اور بھابھی۔۔ان لوگوں کا کہاں قصور ہے۔۔وہ اسے سمجھانے لگیں۔

اب۔۔۔بس رہنے دیں آپ۔۔۔۔وہ چائے کپوں میں ڈالنے لگی۔اور ٹرے میں کپ رکھتے ہوئے ان کے قریب میز پر ٹرے کو رکھا۔

لیجیے۔۔دوا۔۔اسکے پاس پڑے میز پر سے دوا کے پیکٹ میں سے اس نے سر درد کی گولی نکالی۔انہوں نے اس سے دوا لی اور مزید سیدھی ہو کر ٹیک لگائی اور ساتھ ہی ساتھ چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑا۔

اوہو۔۔یہ مٹھائی تو لی ہی نہیں آپ نے۔۔مہر نے پاس پڑے میز پر مٹھائی کا ڈبہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

یہ کس لیے؟؟وہ دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے بولیں۔

جینی کی منگنی ہو گئی ہے نا پھوپھو۔۔۔وہ اسکی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر ان سے بولی۔

ماشاءاللہ۔۔۔مبارک ہو بھئی۔۔۔وہ مٹھائی کا تھوڑا سا ٹکڑا لیے ہی بولیں۔

کہاں ہوئی؟؟کیا کرتا ہے لڑکا؟؟وہ تجسس سے بولیں۔

اپنا ٹیکسٹائل کا بزنس ہے۔۔۔یہاں بھی اور اٹلی میں کاسمیٹکس کا بزنس۔۔مزید یہ کہ آئی ٹی انجینیئر ہے۔۔اور نام۔۔۔نام تو موصوف کا جہانگیر ہے۔۔۔۔جہانگیر ہارون خان۔۔۔مہر نے لمبی تمہید باندھی اور پھر شرارتی انداز سے مسکرا دی جس پر جنت ہو لے سے مسکرائی۔

بیٹی۔۔یہ کاروبار وغیرہ سے تو گھر نہیں بستے۔۔۔یہ بتاؤ اچھے گھر کا ہے نا؟؟وہ فکر مندی سے بولیں۔

جی پھوپھو۔۔جی۔۔پٹھان خاندان ہے۔۔بات اور وعدے کے پکے لوگ۔۔وہ چنچل انداز سے بولی۔

پٹھان۔۔جینی زیر لب طنزیہ مسکرائی۔

ہنسی کیوں؟؟مہر نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔

نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھوپھو۔۔دیکھا آپ نے؟؟یہ ایسے ہی کرتی ہے۔۔بس اماں بی کے سامنے بولتی بند ہو جاتی ہے اسکی۔۔تابینہ ان دونوں کے مابین ہونے والی عام سی لڑائی سے محظوظ ہو رہی تھی۔

مہر۔۔پٹھان تو ابا بھی تھے نا؟پوچھا تک نہیں میرا۔۔امی کے جانے کے بعد مجھے یہاں چھوڑ دیا اور خود پتہ نہیں کہاں غائب ہیں۔۔آخر وہ سنجیدہ ہوئی۔

اوہو۔۔جنت۔۔بیٹی۔۔ان سے بارہا رابطہ کرنے کی کوشش کی۔۔لیکن انکی پوسٹنگ دوسرے شہر میں ہو گئی تھی اور ان دنوں تو کال بھی بمشکل ملتی تھی باہر۔۔تم اپنا دل

چھوٹا نہ کرو۔۔بھائی صاحب بہت اچھے اور نیک انسان ہیں۔ لگتا ہے انہیں تمہاری پیدائش کا علم نہیں۔۔تابینہ نے اسے سمجھایا۔

اے۔۔لو۔۔۔کیسے ابا ہیں؟بیٹی کا اتا پتہ ہی نہیں۔۔اس نے خود کو نارمل کیا اور بات کو مذاق میں اڑا دیا تا کہ وہ جتنا وقت بھی تابینہ کے پاس ہیں،اسے خوشی دے کر جائیں، آبدیدہ کر کے نہ جائیں۔

تم خوش تو ہو ناں جینی۔۔۔اسے ہنستا دیکھ کر وہ اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔

جی۔۔خالہ۔۔۔بہت خوش ہوں۔۔۔وہ سرد لہجہ میں بولی اور مسکرا دی۔

مہر۔۔۔اصولاً تو گھر والوں کو تمھارے بارے میں پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔آخر کو تم بڑی ہو جینی سے۔۔۔

پھوپھو۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ یہ لوگ میرے ساتھ آپکے جیسا سلوک کریں۔۔وہ گہری نظر سے انہیں دیکھ کر بولی۔

اللہ خیر کرے گا بیٹی۔۔۔وہ تسلی سے بولیں اور پھر بات کا رخ بدلنے لگیں۔

جنت۔۔بیٹی۔۔تم خوش تو ہو ناں؟؟اتنی اداسی کیوں ہے تمھارے چہرے پر۔۔۔؟؟
وہ مسکرا تو رہی تھی مگر تابینہ اسکے چہرے پہ پھیلی اداسی کو محسوس کر گئی تھی۔

میں خوش ہوں بہت۔۔۔کیونکہ اماں بی خوش ہیں۔۔۔اس نے آنکھوں میں آئے چند موتیوں کو تیزی سے صاف کیا۔

ان کی خوشی کی خاطر ہی یہاں ہوں۔۔سگی ماں ہو کر بھی انہوں نے میری خوشیوں کا گلہ گھونٹ دیا۔۔میری ایک بات نہ سنی۔۔

خالہ تو آپ چھوڑ دیں ناں ضد۔۔پلیز دس سال سے آپ یہاں ہیں۔اب بس۔۔۔پلیز خالہ۔۔۔وہ منت سماجت کرنے لگی۔

جینی۔۔۔میری کوئی ضد نہیں تھی۔۔۔وہ مجھے جہاں کہتیں میں شادی کر لیتی۔۔۔مگر انہوں نے تو۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رو دیں۔

پھوپھو۔۔۔خالہ۔۔۔دونوں فوراً اٹھیں۔

خالہ میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی مگر۔۔۔آپ کی یہ حالت مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔۔۔وہ غمگساری سے بولی۔

پھوپھو۔۔۔آخر ہوا کیا تھا؟؟کچھ تو بتائیں۔آپ راحت انکل کے لیے ضد لگائے نہیں بیٹھی یہاں؟تو پھر کیوں ہیں آپ یہاں؟؟پاگل ہو جائیں گی اسطرح تو آپ۔یہ اندھیرا کمرا کس قدر خوف دلاتا ہو گا شام کے پہر میں۔۔۔وہ کمرے کی حالت دیکھ کر بولی۔

بہت سی باتیں انسان دل میں دفن رکھے تو ہی جیا جاتا ہے۔۔۔باتیں نگلنے میں ہی سکون ہے۔ورنہ اگلنے سے رشتوں میں زہر اور دراڑیں مزید پیدا ہو جاتی ہیں۔۔۔تابینہ سرد مہری سے بولی۔

اچھا تم لوگ جاؤ۔۔اس سے پہلے کوئی آ جائے یہاں۔۔وہ فوراً سے بولیں کیونکہ سورج ڈھل چکا تھا اور سپارہ پڑھنے والے بچوں کے آنے کا ٹائم ہو رہا تھا۔

اچھا۔۔ٹھیک ہے مگر وعدہ کریں کہ اپنا خیال رکھیں گی آپ۔۔۔۔جینی بولی۔

اور ہاں۔۔یہ لیجیے آپکی دوا۔۔جب بھی درد ہو تو لے لیجیے گا۔۔ہم جلد آئیں گے ملنے۔ مہر نے اپنے بیگ سے دوا نکالی اور انہیں میڈیسن دیتے ہوئے بولی جبکہ تابینہ دونوں کو جاتا ہوا دیکھ کر ہولے سے مسکرائی اور ساتھ ہی دو چار آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔چاہنے کے باوجود بھی وہ خود کو ضبط نہ کر سکی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کہاں گئیں تھیں تم دونوں؟؟اماں بی دروازے پر نظریں جمائے ہوئے تھیں۔ان کا دیکھنا ہی دونوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوا۔دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر لاؤنج میں داخل ہوئیں۔وہ سمجھ چکی تھیں کہ اب ان کی خیر نہیں۔

اماں بی۔۔۔ ہم دونوں۔۔ وہ۔۔ باہر۔۔۔ کچھ دیر کے لیے واک کرنے۔۔۔ مہر رک رک کر بولی جس پر اماں بی نے مزید تفشیش کی۔

اس وقت اور واک۔۔ مغرب ہونے کو ہے۔ اتنی بار کہا ہے رات کے وقت فارم ہاؤس یا باغیچے تک بھی نہ جایا کرو۔۔۔ وہ سخت مزاجی سے بولیں۔

اماں بی۔۔ میں نے ہی اسے کہا تھا جانے کے لیے۔۔ جینی فوراً سے بولی، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اپنا نام لیتے ہی وہ بات کو اگنور کر دیں گی۔

بہر حال۔۔ آئندہ خیال رکھنا تم دونوں۔ اچھا۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔ وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولیں۔

جی۔۔ دونوں سہمتے ہوئے بولیں۔

کچن میں آتے ہی دونوں نے پانی پیا اور سانس بحال کرنے لگیں۔

بچ گئے آج۔۔ شکر ہے۔۔ جینی نے سکون کا سانس لیا۔

کیا ہوا؟؟ کوئی مسئلہ ہے کیا؟؟ زیبا کے کان میں اسکی آواز پڑی۔

مسئلہ۔۔ نن۔۔ نہیں تو۔ بھلا مسئلہ کیا ہو گا امی؟؟ مہر ہکلاتے ہوئے بولی۔

ہیں نا۔۔ جینی۔۔؟ جنت نے اثبات میں سر ہلایا۔

تو یہ بچ گئی کا کیا مطلب ہوا۔۔وہ کھانا بناتے ہوئے بولیں اور ساتھ ساتھ کباب فرائی کرنے لگیں۔

وہ۔۔ہاں۔۔ کھانا بنانے سے بچ گئی۔۔یہی مطلب ہو گا جینی کا۔۔ خیر۔۔امی۔۔ کیا کر رہی ہیں آپ؟

کچھ نہیں۔۔۔بس تکے بنا رہی ہوں۔ تمھارا انتظار کرتے کرتے تو تھک گئی میں آج۔۔ کہاں چلی گئی تھی؟؟

کہیں نہیں۔۔یہیں تھی۔۔بس ذرا واک کرنے۔۔ چلیے پیچھے ہٹیں۔۔۔میں کر لیتی ہوں باقی سارا کام۔۔۔وہ رک رک کر بولی۔

سلام۔۔۔ ممانی جان۔۔۔ جینی نے ادب سے کہا۔

وعلیکم السلام۔۔۔انہوں نے اسکے چہرے پر نظر دوڑائی اور پھر اسکے ہاتھ کو دیکھا۔

یہ تمھاری انگوٹھی کہاں ہے؟؟وہ حیرت سے بولیں جس پر مہر نے تعجب سے اپنی ماں کو دیکھا۔اسکا بس چلتا تو ضرور ان سے یہ کہہ دیتی کہ یہ کن باتوں میں پڑ گئیں آپ؟ مگر اس نے خاموشی سے تکے بنانے کو ہی غنیمت جانا۔

ممانی جان۔۔۔کمرے میں۔۔دراز میں رکھی ہے۔۔وہ سادگی سے بولی۔

دراز میں؟؟ارے پاگل منگنی تمھاری ہوئی ہے۔۔دراز کی تھوڑی نا۔۔وہ اسکے سر پر ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے کھلکھلائیں،جس پر وہ کنفیوز ہوئی۔

امی۔۔۔ضروری تو نہیں ناں۔۔۔آخر مہر فوراً سے بولی۔

اب اس انگوٹھی کو پہننے سے کیا ہوگا بھلا؟؟منگنی تو ہو گئی ہے نا!

تم نہیں سمجھو گی۔۔۔وہ ہنس دیں۔

کم از کم۔۔اب انگوٹھی کو دیکھ کر کوئی اسکے بارے میں تو نہیں سوچے گا ناں۔۔وہ چھپے لفظوں میں بولیں جسے جینی سمجھ چکی تھی کہ وہ شاویز کی ہی بات کر رہی ہیں۔

کوئی نہیں سوچتا امی۔۔یہ لیجیے تکے کھائیے۔۔اور بتائیے۔۔۔کیسے بنے؟؟وہ بات سمجھ چکی تھی اسی لیے موضوع بدلنے کی کوشش کرنے لگی۔

تم بھی لو نا۔۔اس نے جینی کو بھی کہا۔

نہیں۔۔ابھی دل نہیں۔۔میں کمرے میں جا رہی ہوں۔۔۔پلیز کافی لے آنا مہر۔۔وہ خود کا موڈ نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی اور پھر وہاں سے چلی گئی۔

امی۔۔کیوں باتوں باتوں میں طنز کرتی ہیں آپ؟؟مہر نے زچ ہو کر کہا اور ساتھ ساتھ کافی بنانے لگی۔

طنز کہاں ؟؟ٹھیک ہی تو کہا ہے۔۔اب دیکھو۔۔ تمھارا رشتہ دیکھنے اگر کوئی آئے تو اس کو پسند کر لیں تو پھر ؟؟کم از کم انگوٹھی ہو گی تو ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت تو نہیں پڑے گی۔

امی۔۔بس کیجیے۔۔خدا کا نام ہے۔۔۔پلیز۔۔۔وہ ان کی بات سن کر اکتا سی گئی۔

میں اب اتنی بھی بری نہیں۔۔مجھے جو بھی دیکھنے آئے گا۔۔مجھے پسند کر کے ہی جائے گا۔۔

سلام ممانی جان۔۔۔وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے انہیں دیکھ کر بولی۔جبکہ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ رہی تھیں۔

وہ کچھ دیر کے لیے انکا حال چال پوچھنے کے لیے ان کے پاس کھڑی ہوئی۔

وعلیکم السلام۔۔کیسی ہو جنت ؟؟سامعیہ قدرے خوش دلی سے بولی۔

جی ٹھیک ہوں۔۔۔اور آپ ؟؟وہ رک رک کر بولی۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔وہ مسکرا دیں اور سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئیں۔

وہ اوپر جاتے جاتے رکی اور پلٹ کر انہیں پکارا۔

ممانی جان۔۔۔۔

جی۔۔وہ رکیں۔

آپ خفا تو نہیں مجھ سے؟؟ وہ افسردگی سے بولی۔

ارے نہیں۔۔میں جانتی ہوں بیٹی کہ تم مجبور ہو اور میں اپنی جگہ مجبور۔۔۔اور اگر میں یا تم کچھ بھی کہو گی تو تابینہ جیسا حال شاید تمھارا یا پھر شاویز کا ہو۔۔انکی ذو معنی گفتگو وہ سمجھ چکی تھی۔اس سے پہلے وہ کوئی سوال کرتی وہ وہاں سے چلی گئیں جبکہ جنت انہیں دیکھتی رہ گئی۔

وہ دونوں یہ تو جانتی تھیں کہ تابینہ کا جرم محبت ہے مگر یہ نہیں جانتی تھیں کہ آخر اس قدر برا سلوک ان کے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟؟؟

سامعیہ کے منہ سے نکلنے والی بات سے اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔

یہ لو۔۔گرما گرم کافی۔۔۔مہر نے ٹرے کو میز پر رکھا اور چنچل انداز میں بولی۔

تھینکس۔۔۔وہ خاموشی سے کپ اٹھاتے ہوئے آہستگی سے بولی۔

مہر۔۔۔آخر تابینہ پھوپھو کے ساتھ کیا ہوا تھا؟؟ جنت کشمکش میں مبتلا ہوئی۔

کچھ پتہ نہیں۔کوئی بتاتا ہی نہیں۔۔جس سے پوچھو ڈانٹ ہی پڑتی ہے۔وہ رونی صورت بنا کر بولی۔

مہر۔۔۔سامعیہ ممانی جان کو سب پتہ ہے۔۔انہوں نے آج بہت عجیب بات کہی کہ اگر میں کچھ کہوں گی تو میرا یا شاید شاویز کا حال بھی تابینہ پھوپھو جیسا ہو گا۔

سامعیہ تائی جان ہمیں تھوڑی نا بتائیں گی؟یہ محبت ہی ہے کمبخت جس نے ان کا یہ حال کر دیا۔۔مہر نے پورے وثوق سے کہا۔

محبت کو کمبخت نہ کہو یار۔۔وہ جھٹ سے بولی تو مہر کو اسکے انداز پہ پیار آ گیا۔

یہ تو بے حد خوبصورت جذبہ ہے۔۔جسے بے حس لوگ کبھی محسوس نہیں کر سکتے۔۔

وہ اسکی طرف دیکھ کر سکون سے مسکرائی اور پھر بولی۔

میری جان۔۔اللہ کرے یہ محبت خوش بخت ثابت ہو تمہارے لیے۔۔۔

مہر۔۔۔مگر۔۔۔اسکی سزا اتنی کیوں؟؟وہ رونے والا منہ بنا کر بولی۔

آج خالہ کو دیکھ کر میرا دل رو رہا ہے۔کس قدر اندھیرا ہو گیا ہو گا نا انکے کوارٹر میں؟؟

ہاں۔۔اور کچھ کھانے پینے کو بھی نہیں۔۔مہر نے بچوں کی طرح کہا۔

کیوں ناں ہم کل صبح ان کے لیے کچھ چیزیں لے جائیں اور روشنی کے لیے بھی کچھ؟؟

کل۔۔۔ صبح صبح؟؟وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوئی۔

مگر لے کر کیا جائیں گے؟؟جنت سوالیہ بولی۔

تم فکر نہ کرو۔۔۔۔سب مینج ہو جائے گا۔۔مہر نے اسے تسلی دی۔

ٹھیک ہے۔۔وہ کافی کے کپ کو منہ لگاتے ہوئے الگ سوچ میں مبتلا ہوئی۔

مہر۔۔ سجیل سے پوچھو نا۔۔راحت انکل نے اسے تو کچھ بتایا ہی ہو گا؟

تمھیں کیا لگتا ہے؟؟؟میں نے نہیں پوچھا کبھی؟بہت بار پوچھا ہے۔۔بہت بار۔۔۔

مگر وہ بھی نہیں جانتا کہ آخر ہوا کیا تھا۔۔بس اتنا جانتا ہے جتنا کہ ہم۔۔۔مہر گہرے تاثر سے بولی۔

مگر مہر۔۔اس سب میں قید کہاں آجاتی ہے؟؟اور پھر ہم سے کیوں چھپایا کہ وہ زندہ ہیں؟؟ہمیں کیوں سب نے یہی کہا کہ وہ اس دنیا میں نہیں؟؟جنت نے سوالوں پر سوال کیے۔

جنت۔۔ریلیکس۔۔میں بھی اتنا ہی دکھی ہوں انکی حالت کو دیکھ کر جتنا کہ تم۔۔۔اب ہمیں ہی ان کے لیے کچھ کرنا ہے۔۔۔مہر نے پورے یقین سے کہا۔

ہاں۔۔دروازے پر دستک محسوس ہوتے دیکھ کر دونوں خاموش ہوئیں۔

کھانالگ گیاہے آجائیں آپی۔۔۔ایمل اور سدرہ کمرے میں آموجود ہوئیں۔

اچھا۔۔آتے ہیں۔۔مہر فورا بولی۔

جینی۔۔اپنے ایکسپریشن ٹھیک کرو۔۔کسی کو شک نہ ہو ہم پہ۔اسپیشلی اماں بی۔۔پتہ ہے ناانکا۔۔ابھی ہمیں روک کر کیسے چھان بین کررہی تھیں۔۔دونوں کے جاتے ہی وہ اٹھی اور جنت سے بولی جبکہ جنت نے اپناتاثر بدلااور نیم سا مسکرادی۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

سجیل پلیز۔۔۔کچھ تو پتہ چلے۔۔۔آخروجہ کیاہے؟؟مہر فون پراس سے سوالیہ بولی۔

ریلیکس۔۔۔یار۔۔۔کوشش کرتاہوں۔۔۔پوچھتاہوں بھائی سے۔۔۔مگر مجھے نہیں لگتا کہ۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکا۔

مگر مجھے ہر حال میں جاننا ہے۔۔۔وجہ جانے بناآخر کیسے ہم ان دونوں کے لیے کچھ کر سکتے ہیں؟؟وہ اہم مسئلے پر آئی۔

ہاں۔۔جانتاہوں۔۔وہ سادگی سے بولا۔

اچھا صبح بات ہو گی۔۔۔ابھی بھائی بلارہے ہیں۔۔۔

جی۔۔۔بھائی۔۔آیا۔۔وہ فون رکھتے ہوئے ان کے کمرے کی طرف گیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

جی بھائی۔۔وہ کتاب ہاتھ میں لیے کرسی پہ بیٹھے۔

کس سے بات کر رہے تھے؟ مطالعے کی غرض سے انہوں نے اپنا چشمہ آنکھوں پہ ٹکایا اور تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھے۔

وہ۔۔۔ایک دوست کا فون تھا۔۔۔اچھا۔۔۔چھوڑیئے کھانا لگوادوں؟؟آجایئے۔

نہیں۔۔ابھی دل نہیں۔۔۔انہوں نے کتاب سے نظر ہٹا کر اس سے کہا اور دوبارہ کتاب پڑھنے میں مگن ہو گئے۔

انکا سفید شفاف چہرہ ہمیشہ کی طرح چمک رہا تھا جسے دیکھ کر کبھی یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ راحت جیسا انسان کسی گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے یا اسکا ماضی داغ دار رہا ہو گا۔

اچھا۔۔۔وہ ان کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے بولا۔

سجیل۔۔۔صبح فیصل آباد چلے جانا۔۔۔وہاں کے برینڈ مینیجر کے ساتھ میٹنگ۔۔۔وہ ایک اہم بات سے اسے آگاہ کرتے ہوئے بولی۔

اور آپ نہیں جائیں گے؟؟؟

نہیں۔۔کچھ طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔چائے بجھوادو۔۔۔

جی۔۔سجیل نے اسکی حالت کا بغور جائزہ اور پھر خاموشی سے کچھ بھی پوچھے بنا ہی وہاں سے چلا گیا۔

وہ جانتا تھا کہ سات مئی کو انکی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے۔انکے ساتھ بیتا ماضی کا بھیانک دور انہیں کسی صورت سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔راحت کی ہمیشہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ سات مئی کی رات سوئے نہیں۔۔اگر بستر پہ لیٹ بھی جاتے تو آنکھیں بند کرتے ہوئے خود ہی سے ڈر جاتے تھے۔اسی لیے اس دن وہ راکنگ چیئر پہ بیٹھ کر کتاب کا مطالعہ کرنے میں ہی اپنی رات گزار دیا کرتے تھے۔

کئی بار سجیل نے ان سے پوچھنا چاہا مگر انہوں نے اسے کبھی اپنے راز میں شریک نہیں کیا۔انہیں کبھی وہ بات تک پتہ نہ لگنے دی جو جاننا اسکے لیئے بہت اہم تھا۔

گھپ اندھیرے میں شمع جلائے ہوئے تابینہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔زندگی میں نجانے اس نے کیا کچھ کھویا تھا اب تک وہ سب کچھ بھول چکی تھی مگر جب کبھی مہر اور جنت ملنے آتیں تو اس کے پرانے زخم بھی تازہ ہو جاتے تھے۔۔۔شدید سردی میں

جلائی گئی شمع اور اس میں سے نکلنے والے آگ کے شرارے اسے بہت گرم محسوس ہونے لگے۔

کیسے میں ان بچیوں کو سب بتادوں؟؟ میں نہیں چاہتی کہ مجھ سے نفرت کرنے لگیں جیسے اماں بی کرتی ہیں مگر مجھ سے نفرت کیوں؟؟ وہ اپنے ہی کیے گئے اندازوں سے چونکیں اور خود سے سوالیہ بولیں۔

میں نے تو ہمیشہ اماں بی کا ہر فیصلہ مانا۔۔۔ خوشی خوشی اپنی محبت کو بھی قربان کر دیا مگر انہوں نے کیا کیا؟؟؟ وہ خود سے سوالیہ بولی۔

دیوار پہ لگے کیلنڈر پہ تاریخ بدلتے وہ ماضی کے پس منظر میں کھو سی گئیں۔

آپ کہیں گی کہ راحت کو بھول جاؤ۔۔ تو میں بھول جاؤں گی۔۔ کسی اور کو بھی اپنا لوں گی۔۔ مگر مجھ پر یہ الزام تو نہ لگائیں۔۔۔ وہ اماں بی کے سامنے روتے ہوئے بولی۔

سر پر دوپٹہ اوڑھے سیاہ لباس میں ملبوس تابینہ زار و قطار روئے جارہی تھی مگر اماں بی تھیں کہ ٹس سے مس نہ ہوئیں۔

اماں بی۔۔ کچھ تو بولیئے۔۔ میں اور راحت بے قصور ہیں۔ دیکھیں کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے۔۔ ایک دفعہ ہماری بات سن لیں پلیز۔۔ اماں بی ایک حادثہ تھا وہ۔۔

www.neweramagazine.com

ابھی وہ اپنی بات مکمل ہی کرنے والی تھی کہ اماں بی زوردار آواز میں گونجیں۔

جس پر ندیم، نعیم اور ان کی بیویاں کانپ گئیں۔

بند کرو اپنی بکواس۔۔ تم دونوں نے جو خاک ہمارے سروں پر ڈالی ہے، کافی ہے اور اب۔۔۔ قصور بھی تسلیم نہیں کر رہے تم لوگ۔۔۔اور تم راحت۔۔۔ وہ راحت کی طرف متوجہ ہوئیں، جو نظریں جھکائے آنسو بہا رہا تھا۔

تمھیں تو اپنے گھر کا فرد ہی سمجھا تھا ہم نے اور تم نے ہماری عزت کی حفاظت کرنے کی بجائے۔۔۔اسکے ساتھ کھیلا۔۔۔ وہ گونجدار آواز میں بولیں۔

اماں بی۔۔ آپ بے شک اصطبل کے چچا الاؤدین سے پوچھ لیں۔۔۔ایسا ویسا کچھ نہیں ہوا کل رات۔۔۔انہوں نے تھوڑی سی ہمت پیدا کی اور اپنی صفائی میں کچھ بولنا چاہا۔

اور جو کل رات لوگوں نے دیکھا۔۔ وہ سب ؟؟ شکر ہے بات پھیلی نہیں۔۔ اور اب تم کیا چاہتے ہو۔ اس انسان کو بلا کر گواہی لوں ؟ جس نے تم دونوں کو گناہ کرتے دیکھا۔ کیسے اس ملازم سے نظریں ملا سکیں گے ہم۔۔ وہ خونخوار لہجہ میں بول رہی تھیں۔

اپنی بدنامی کے خوف سے انہوں نے راتوں رات ہی چچا الاؤدین کو نوکری سے فارغ کر دیا تھا، کہ کہیں وہ اس بات کو پھیلا نہ دے۔

اللہ کی قسم۔۔۔اماں بی۔۔وہ تیزی سے سر اٹھاتے ہوئے بولے جس پر تابینہ نے تھوڑی سی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور نظریں جھکا لیں۔

میں نے اور تابینہ نے محبت کے علاوہ اور کوئی گناہ نہیں کیا۔میں انہیں اپنی شریک حیات بنانا چاہتا ہوں۔۔۔وہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

سوچنا بھی نہ کبھی۔۔اور اب تم اپنی منحوس شکل لے کر دفع ہو جاؤ یہاں سے۔اس سے پہلے کہ تمھیں دھکے دے کر نکالا جائے۔۔جاؤ۔دفع ہو جاؤ۔۔وہ لاٹھی سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اونچی آواز سے بولیں۔

راحت نے نظر اٹھا کر تابینہ کو دیکھا اور اشارۃً اسے اپنا ساتھ دینے کی التجا کی مگر وہ تھی کہ اماں بی سے رحم کی بھیک ہی مانگتی رہی۔

اب اسے ٹکر ٹکر کیا دیکھ رہے ہو؟؟ کیا تابینہ تم اس کے ساتھ جانا چاہتی ہو؟؟ بولو؟؟؟

میرا ان کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔۔راحت جو اسکی طرف سے مثبت جواب کے انتظار کی امید لگائے تھا اسکی بات پہ ششدر رہ گیا۔وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے ذرا سسکی لے کر بولی تھی۔

سن لیا؟؟اب جاؤ یہاں سے تم۔۔اماں بی اس پہ شیر کی طرح دھاڑی تھیں کہ وہاں موجود سب سہم گئے سوائے راحت کے۔۔اسکے ذہن میں تو تابینہ کی کہی بات ہی گھوم رہی تھی۔

اس نے انتہائی لاچاری سے تابینہ کی طرف دیکھا جو بے بسی سے اس سے نظریں چرا رہی تھی۔آخر اس نے خود کو ضبط کیا اور وہاں سے نکلنے کی کی۔

اور تم۔۔۔تیار رہنا۔۔۔کل تمھارا نکاح ہے۔۔وہ اسے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے بولیں۔

مگر اماں بی۔۔۔کس سے؟؟ندیم صاحب بولے۔

منشی کریم سے۔۔۔

منشی کریم؟؟وہ چونکے۔

ہاں۔۔ہمارا وفادار ہے۔۔۔لے کر چلا جائے گا اسے اپنے گاؤں اور یاد رکھنا آج کے بعد ہم تمھارے لیے مر گئے اور تم ہمارے لیے۔۔۔وہ حقارت سے بولیں۔

آپ جہاں چاہیں۔میری شادی کر دیں مگر مجھے ان گھناؤنے الزاموں سے بری کر دیں پلیز۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

تابینہ۔۔سامعیہ آگے بڑھی جس پر اماں بی نے اسے گھورا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لے جاؤ اسے۔۔اور رونا دھونا بند کرو۔۔۔اب مزید کسی قسم کی بے عزتی برداشت نہیں کروں گی میں سمجھی۔۔۔وہ دھمکاتے ہوئے بولیں۔

اور آپ بھی سن لیجیے۔۔نہیں کروں گی میں شادی جب تک مجھے اپنے الزاموں سے آپ بری نہ کردیں۔۔وہ آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بغاوت پر اتر آئی۔

تابینہ۔۔ندیم صاحب غصہ سے بولے۔مگر اگلے ہی لمحے اسکی حالت کا بغور جائزہ لیتے ہوئے ذرا نرمی سے بولے۔

بیٹا۔۔۔کچھ بھی برا نہیں ہوگا تمھارے ساتھ۔۔۔بھروسہ رکھو۔۔۔وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔

بھائی۔۔کیا میں سوتیلی ہوں؟؟جو میرے ساتھ یہ سب ہورہا ہے۔۔۔جو گناہ میں نے کیا ہی نہیں اسکا الزام کیوں؟کیوں کروں اسے قبول جو گناہ میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔وہ ان کے سینے سے لگ کر رو دی۔

ٹھیک ہے۔۔۔تو تمھاری یہاں پر کوئی جگہ نہیں۔۔۔ابھی اور اسی وقت چلی جاؤ یہاں سے۔۔اور آج کے بعد ہم تمھارے لیے مر گئے اور تم ہمارے لیے۔۔یہ لو۔۔۔فارم ہاؤس کے کوارٹروں کی چابیاں۔۔اور آج کے بعد یہاں کی راہ مت دیکھنا۔۔۔

فارم ہاؤس؟؟ لیکن اماں بی وہاں تو کوئی سہولت موجود نہیں۔۔ گستاخی معاف۔۔ لیکن یہ بہت زیادہ ہے۔۔ بچی معافی مانگ تو۔۔۔

اب ندیم تم مجھے سمجھاؤ گے؟؟ انہوں نے غصہ سے انکی بات کاٹی۔

شادی تو یہ نہیں کرے گی۔۔ تو نہ کرے۔۔ ہمیں بھی گناہ نہیں کمانا۔۔اس گناہ کی پوٹلی کو کسی کے سر سونپ کر۔۔ شکر کرے جان سے نہیں ماراا سے میں نے۔۔اور رہی سہولت کی بات۔۔ تو گناہ کا ارتکاب کرتے اسے سوچ لینی چاہیے تھی اسکی سزا۔۔ اسے معاف کر دیا تو تم دونوں کی اولادوں کو شے ملے گی۔۔۔وہ نعیم اور ندیم دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

لیکن۔۔اماں بی۔۔ سزامیں کچھ نرمی تو۔۔۔آخر نعیم صاحب نے بولنے کی جسارت کی تو انہیں بھی انکی بلند آواز نے چپ کروادیا۔

ہر مہینے کے مہینے راشن پہچادیا کرنا اسے اور آج کے بعد کوئی اسکا ذکر نہیں کرے گا۔۔ ہر پوچھنے والے کو یہی بتادینا کہ مر گئی تابینہ۔۔وہ جس مردانہ وجاہت سے بول رہی تھیں، سب حیران تھے مگر اپنے منہ سے ادا کیے گئے آخری لفظوں پہ انکی زبان کانپ کررہ گئی۔آخر ماں تھی۔کیسے اپنی اولاد کے لیے یہ بول سکتی تھیں۔ لیکن وہ اپنے اصولوں کے خول کو بھی کسی صورت ختم نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا اور لاؤنج سے کمرے میں آ گئیں جبکہ سب ان کی بات سن کر چونک گئے مگر اب کی بار کوئی بھی ان کے آگے بولنے کی جرأت نہ کر سکا۔

تابینہ نے سب کی طرف دیکھا مگر سب کی نظروں میں مجبوری اور ان کا جھکا ہوا سر دیکھ کر اس نے زمین پر پڑی چابیوں کو اٹھایا جو اماں بی نے زمین پر پٹخی تھیں۔

کاش 2005 میں سات مئی آیا ہی نا ہوتا۔۔کاش۔۔میں گھڑ سواری کے لیے گئی نا ہوتی۔۔یا سیکھتی ہی ناں۔۔۔وہ خود کو سمجھاتے ہوئے تھک گئی تھی۔جانتی بھی تھی کہ ماضی کبھی بدل نہیں سکتا چاہے خود کو جتنا مرضی سمجھا لے۔

وہ خیال میں اس قدر مگن تھی کہ اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ دروازے پر دستک ہو رہی ہے۔۔۔اچانک سوچتے سوچتے اسکا ہاتھ موم بتی پر جا لگا آگ کی تپش سے وہ تیزی سے اپنے خیال سے نکلی اور دستک کی آواز سنتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگی۔

کون؟؟وہ ہولے سے بولی۔

پھوپھو۔۔۔ہم ہیں۔۔مہر ہولے سے بولی۔

تم لوگ؟؟اس وقت؟؟تابینہ نے دروازہ کھولا،اور انہیں سامنے پا کر چونکیں۔

خالہ۔۔اندر تو آنے دیں۔۔۔ جینی ٹھنڈ سے کپکپاتی ہوئے بولی۔

ہاں۔۔آؤ۔۔وہ فوراً سے بولیں اور پھر دروازے کی کنڈی لگادی۔

سب ٹھیک تو ہے ناں۔۔وہ پریشان ہوئیں۔

جی۔۔پھو پھو۔۔۔یہ لیجیے۔۔۔وہ شاپنگ بیگ انہیں دیتے ہوئے بولی۔

یہ کیا؟؟وہ حیران ہوئی۔

خالہ۔۔کچھ چیزیں ہیں۔۔۔اور یہ پیسے۔۔وہ روپے دیتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔ نہیں بیٹا۔۔مجھے تم لوگوں کی محبت چاہیے بس۔۔یہ سب نہیں۔۔وہ آنکھوں میں نمی لیے ہوئے بولیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھو پھو۔۔مناسب ڈائٹ نہ لینے سے ہی تو آپ بیمار ہیں۔۔۔اور پلیز اب انکار مت کیجیئے گا۔۔۔مہر تیزی سے بولی۔

بیٹا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے لیکن یہ پیسے۔۔پیسے نہیں۔۔وہ پیسے واپس کرتے ہوئے بولیں۔

خالہ۔۔۔سلنڈر بھروانے کے لیئے کام آئیں گے۔۔۔جینی بولی۔

نہیں۔۔کل فیس آجائے گی بچوں کی۔۔۔وہ نفی میں گردن ہلا کر بولیں۔

اچھا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔پھو پھو۔۔ہم پھر آئیں گے۔۔مہر فوراً سے بولی اور پھر جینی سے بولی۔

چلو۔۔۔ جینی۔۔۔اس سے پہلے کوئی اٹھ جائے۔۔۔ چلو۔۔وہ تیزی سے بولی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

دھیان سے جانا۔۔۔اور شکریہ بہت بہت۔۔وہ دونوں کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔

دونوں کے جاتے ہی انہوں نے دروازے کو بند کیا اور مسکرا دیں۔

سچ کہتے ہیں خون کے رشتوں میں احساس اور محبت ہوتی ہے۔۔خوشی کے آنسو ان کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

آخر دونوں میرا خون ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی۔۔ سجیل ان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولا جبکہ وہ گہری خاموشی لیے کتاب پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔

بھائی۔۔۔وہ ان کے قریب آکر بیٹھا اور دوبارہ بولا۔

ہاں۔۔۔انہوں نے تیزی سے کہا اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

بھائی مجھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔وہ رک رک کر بولا۔

ہاں۔۔بولو۔۔۔وہ نیم سا مسکرائے۔

وہ بھائی۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکا۔

کیا بات ہے سحیل؟؟؟اسے پریشان دیکھتے ہوئے راحت نے کتاب بند کی اور اسکے قریب صوفے پر جا بیٹھے جہاں وہ براجمان تھا۔

سب ٹھیک تو ہے ناں؟وہ مزید سوالیہ انداز میں بولے۔

میٹینگ میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا آج؟؟

نہیں بھائی۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔وہ تسلی سے بولا۔

تو پھر؟؟تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو؟؟وہ ہنستے ہوئے سوالیہ بولے۔

سنجیدہ تو آپ بھی ہیں۔۔۔وہ گہری نظر ان پر ڈالتے ہوئے بولا۔

میری بات اور ہے۔۔اور ویسے بھی ہنس تو رہا ہوں۔۔۔انہوں نے تیزی سے اپنی بات بدلی۔

بھائی۔۔یہ کوئی بات نہ ہوئی۔۔ہنس رہے ہیں یا جی بہلا رہے ہیں؟؟؟وہ گہرے انداز سے بولا۔

کیا مطلب ؟؟ سجیل ؟؟ آج اس طرح سے کیوں بات کر رہے ہو تم ؟؟ وہ پریشان ہوتے ہوئے بولے۔

بھائی ۔۔ ایک بات کا جواب دیں گے ؟؟ وہ سوالیہ بولا۔

ہاں !! پوچھو ۔۔۔ وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہوئے۔

کیا آپ تابینہ آپی کو مس کرتے ہیں ؟؟ اس نے سادگی سے سوال کیا مگر تابینہ کا ذکر سنتے ہی وہ ایک عجیب وغریب کیفیت میں مبتلا ہوئے۔

وہ پھر سے بولا جب انکی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

بتایئے ناں ؟؟

ان کی آنکھیں پانی سے بھر چکی تھیں جسے انہوں نے عینک کو اتارتے ہوئے صاف کیا اور پھر بولے۔

نہیں ۔۔ وہ نیم سا مسکرائے۔

بھائی ۔۔ وہ ان کی حالت دیکھتے ہوئے دکھ سے بولا۔

بھائی ۔۔ خدا کا نام ہے ۔۔ بس کر دیں ۔۔ دیکھیے ذرا خود کو ۔۔۔ کم از کم ۔۔۔ اب تو ۔۔

سجیل ۔۔ انہوں نے اسکی بات کاٹی۔

جاؤ یہاں سے۔مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔وہ اس کے قریب سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ٹھیک ہے۔۔جیسے آپ کی مرضی۔۔یہاں آپ اپنی ضد میں ہیں اور وہاں تابینہ آپی۔۔ جو کچھ وہ جھیل رہی ہیں اس سے بہتر ہے کہ وہ مر جائیں۔وہ انہیں طیش دلانے کی کوشش کرتا ہوا تیزی سے بولا۔

سجیل۔۔وہ گونجدار آواز میں بولے۔

اب کمرے میں دونوں کی آواز کی بجائے گہری خاموشی سی چھا گئی۔

راحت خود کو ریلیکس کرتے ہوئے پاس موجود صوفے پر بیٹھ گئے۔جبکہ سجیل ان کے برابر میں آبیٹھا۔

بہت تکلیف ہو رہی ہے ناں تو جو پچھلے دس سالوں سے انہیں مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے وہ؟؟اس پہ تکلیف نہیں ہوتی آپکو؟؟

تابینہ کا نام سنتے ہی انکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھے۔

کیا مطلب؟؟صرف اتنا ہی انکے منہ سے ادا ہوا تھا۔

بھائی۔۔پلیز۔۔میں آپکو دکھ نہیں پہنچانا چاہتا۔۔اب کی بار وہ قدرے شرمندگی سے بولا۔

کیا جھیل رہی ہے وہ؟؟کیا جانتے ہو تم اسکے بارے میں؟؟وہ سوالیہ انداز میں قدرے سکون سے بولے۔

چھوڑیں بھائی۔۔جب آپ انہیں یاد ہی نہیں کرتے تو بھلا ان کے بارے میں جان کر کیا کریں گے؟؟

ہاں!!ٹھیک کہتے ہو۔۔۔وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔

میں بھلا کیوں یاد کروں گا اسکو۔۔۔اب تک تو شاید وہ اپنی زندگی میں اتنی محو ہو گی کہ مجھے بھول ہی گئی ہو گی۔۔

اپنی زندگی؟؟کیا مطلب؟؟وہ کشمکش میں مبتلا ہوا۔

شادی ہو چکی ہو گی اس کی۔۔۔وہ اندازا بولے۔

اممم۔۔۔سجیل ان کے اندازے پر چونکا۔

بھائی۔۔آخر آپ کیا سمجھتے ہیں انہیں؟کیا محبت صرف آپکو ہے؟؟انہیں نہیں؟؟

کیا مطلب؟؟تم کیا جانتے ہو اسکے بارے میں؟؟وہ بے چین ہوئے۔

آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے۔وہ ایک بند کوٹھری میں اپنی زندگی میں محو ہیں۔۔وہ انہی کے الفاظ کو اپنے لفظوں میں استعمال کرتے ہوئے زور دے کر بولا۔

بند کوٹھری؟؟وہ چونکے۔

ہاں۔۔اس نے تصدیق کی۔

پلیز بھائی۔۔بتایئے آخر کیا ہوا تھا تب؟؟آخر کیوں ایسا ہو رہا ہے؟؟وہ دکھی انداز میں بولا۔

کچھ نہیں ہوا تھا۔۔وہ تیزی سے بولے۔

اور تمھیں کیسے پتہ یہ سب؟؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں اور اب میں بچہ نہیں ہوں کہ آپ کی کوئی بات سمجھ ہی نہ سکوں۔

کتنی دفعہ جانو گے تم۔۔۔فضول قصہ۔۔۔وہ زچ ہوئے۔

فضول قصہ؟؟اس نے ان کے الفاظ دہرائے۔

جو وہ بھگت رہی ہیں وہ فضول قصہ کا انجام ہے؟کتنی پاگل ہیں ناں وہ۔۔وہ طنزیہ ہنسا۔

سجیل۔۔۔جانتے تو ہو تم۔۔۔

جو میں جانتا ہوں وہ بہت کم جانتا ہوں۔۔ محبت کی سزا اتنی بڑی نہیں ہوتی۔۔البتہ۔۔

وہ ادھوری بات کرتے ہوئے انہیں بات کا پورا مطلب سمجھا گیا تھا۔

تمھیں کیا لگتا ہے؟؟اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔ مگر مجھے آپ کے منہ سے پورا سچ سننا ہے۔۔وہ اصرار کرنے لگا۔

پورا سچ۔۔ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے جبکہ جسم کانپنے لگا جسے سجیل نے بھی محسوس کیا مگر وہ ان کے جواب کی آس لگائے انکی طرف بغور دیکھ رہا تھا۔

بعض اوقات پورا سچ جھوٹ ہوتے ہوئے کسی کو بے آبرو کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے اور میں اسے بے آبرو نہیں کرنا چاہتا۔۔

جھوٹے الزام کو سچا کہا گیا اور بس۔۔انکی زبان لڑکھڑانے لگی۔

اور آنکھوں سے آنسو بارش کی طرح برسنے لگے تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

بھائی۔۔۔ان کی حالت دیکھتے ہوئے سجیل نے انہیں گلے سے لگایا اور صوفے پر بٹھایا۔

مت بتائیے۔۔۔میں فورس نہیں کروں گا مگر چھپانا اس مسئلے کا حل نہیں۔وہ نصیحت کرتے ہوئے بولا اور انہیں جگ میں سے پانی کا گلاس بھر کر دیتے ہوئے انہیں بغور دیکھنے لگا۔

آخر ایسا کیا سچ ہے جو جھوٹ ہے۔وہ خود سے کہتے ہوئے پریشان سا ہوا مگر وہ اب انہیں مزید فورس کرنے کی ہمت بھی نہ کر سکا۔

کہاں ہو سجیل ؟؟مہر اس سے فون پر بات کرتے ہوئے بولی۔

کہاں ہونا ہے بھلا؟؟بھائی کے پاس تھا۔۔۔وہ افسردگی سے بولا۔

تو بتایا کچھ انہوں نے ؟؟وہ تجسس سے بولی۔

نہیں۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

سجیل۔۔۔وہ دکھ سے بولی اور پریشانی سے فون رکھتے ہوئے جنت کی طرف متوجہ ہوئی جو چپ چاپ درختوں کے پاس بیٹھی ایک پتہ ہاتھ میں لیے اسے توڑ رہی تھی۔

وہ گہری سوچ میں مگن تھی۔

جینی۔۔جینی۔۔۔اسے گم سم دیکھ کر اس نے دوبارہ اسکا نام لیا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

جینی۔۔۔اس نے اسکے بازو کو ہاتھ لگایا۔

ہاں۔۔وہ آنکھیں جھپکتے ہوئے فوراً بولی۔

کہاں گم ہو آخر ؟؟؟ٹھیک تو ہو ناں ؟؟وہ زور دے کر پوچھنے لگی۔

ہاں ۔۔ٹھیک ہوں ۔۔کیا ہوا ؟؟وہ بچوں کی طرح بولی۔

کچھ نہیں ۔۔۔اسکو بغور دیکھتے ہوئے وہ بولی اور پھر ہاتھ پر بند گھڑی کو دیکھتے ہوئے تیزی سے بولی۔

اٹھو۔۔۔کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

ہاں ۔۔اچھا ۔۔۔اس نے بیگ اٹھایا اور کتابوں کو بالترتیب پکڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE

شاویز۔۔۔بیٹا۔۔۔خود کو مصروف رکھو۔۔سامعیہ اسکی حالت کا بغور جائزہ لیتے ہوئے بولیں اور ہاتھ میں پکڑی چابی کا گچھا اسے دیتے ہوئے مزید بولیں۔

یہ لو۔۔

یہ کیا امی ؟؟وہ چابیاں پکڑتے پکڑتے رکا اور تعجب سے بولا۔

یہ تمھارے ابو نے دی ہیں۔فیصل آباد میں جو گھر ہے اسکی چابیاں ہیں اور ایک چابی فارم ہاؤس کی ۔۔۔وہ تفصیلاً بولیں۔

کیامطلب آپکا؟؟آپ سے دور چلا جاؤں ؟؟وہ رونی صورت بنا کر بولا۔

نہیں۔۔مگر مجھے یہ تمھاری حالت بہت بے چین کیے رکھتی ہے۔۔اسی لیے تمھارے ابو سے بات کی میں نے۔۔بلکہ انہوں نے خود ہی مجھ سے کہا کہ۔۔۔

امی۔۔۔وہ انکی بات کاٹ کر بولا۔

میرے لیے کچھ نہیں کر سکے تو آپ لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا؟اوراب تو ابو بھی جانتے ہیں سب۔۔۔مگر پھر بھی۔۔۔۔وہ نمی والے انداز میں بولا۔

شاویز۔۔۔بعض اوقات جیسا ہم سوچتے ہیں۔۔ویسا نہیں ہوتا۔جنت کے لیے جہانگیر انکی بھی پسند ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوران کا اپنا بیٹا؟کیا میں نہیں ہوں؟آپ ہی بتایئے۔ہر کام ذمہ داری سے کرتا ہوں ابو کے سارے کام میں مدد کروارہا ہوں۔۔ابھی بھی میں انہیں ذمہ دار نہیں لگتا۔۔ اس نے آنکھوں کے کناروں کو رگڑ کر تیزی سے صاف کیا۔

یہ تو سراسر زیادتی ہے ناامی۔۔

شاہ ویز۔۔میرے بچے۔۔بہتری اسی میں ہے کہ۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکیں۔

دیجیے۔۔اس نے چابیوں کے لیے ہاتھ بڑھایااور مزید بحث سے گریز کیااور بیڈ پر سے نیچے اترا۔

تم فریش ہولو۔۔میں چائے لاتی ہوں۔۔۔اسکی کیفیت کو جانچتے ہوئے بات کو بدل کر بولیں اور وہاں سے جاتے جاتے رکیں۔

شاویز۔۔شماز اور علینہ آرہے ہیں آج۔۔چار بجے۔۔انہیں بھی لینے جانا ہے۔وہ اطلاع دینے لگیں۔

جی۔۔وہ ہولے سے بولا اور واش روم میں چلا گیا۔جبکہ سامعیہ اندر ہی اندر پریشان ہونے لگی مگر پھر خود کو تسلی دیتے ہوئے اسکے کمرے سے باہر آئی۔

میں کیا کروں گی آخر تم دونوں میں؟؟جنت زچ ہو کر بولی۔

چپ۔۔ایک دم چپ۔۔۔وہ ہونٹوں پہ انگلی رکھتے ہوئے بولی۔

میں نے بول دیا ہے ڈرائیور انکل کو۔۔۔دو گھنٹے تک وہ لینے آجائیں گے۔۔

مہر۔۔۔وہ رونی صورت بنا کر بولی۔

میں نہیں جارہی۔۔۔تم جاؤ۔۔۔وہ منہ پھلاتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئی۔

مرو۔۔۔یہیں۔۔وہ غصہ سے بولی اور فون نکالتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے لگی۔

تم آجاؤ یہاں۔۔۔یونیورسٹی میں۔۔۔ہم نہیں آرہے ہوٹل۔۔

ہاں۔۔کچھ مسائل ہیں۔۔۔وہ اسکی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولی۔

ہاں۔۔آؤ تو۔۔بتاتی ہوں۔۔اس نے فون رکھا اور اسکے قریب آبیٹھی۔

تم چلی جاؤ یار۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی۔

تمھارے بغیر نہیں جانا مجھے۔۔۔وہ ضد میں بولی۔

جیسے پہلے میرے ساتھ جاتی تھی نا۔۔وہ طنزیہ ہنسی۔

جینی۔۔طنز بند کرو۔۔۔وہ اسکے بازو پر تھپڑ مار کر ہنس دی۔

ویسے یہ تیری شکل پہ بارہ کیوں بجے ہیں؟؟

کچھ نہیں یار۔۔۔بس ایسے ہی۔۔وہ لاپرواہی سے بولی۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ وہاں آموجود ہوا۔

ہیلو۔۔سجیل اپنی عادت کے مطابق شوخیہ انداز میں دونوں کے پاس آوارد ہوا۔

اتنی جلدی آگئے تم؟؟مہر حیرت سے بولی۔

تو واپس چلا جاؤں؟؟ وہ واپس مڑا اور شرارتی انداز سے بولا۔

ارے نہیں؟؟ رکو۔۔۔وہ فوراً بولی۔

آؤ۔۔بیٹھو۔۔۔وہ تھوڑا سائیڈ پہ ہوتے ہوئے اسے جگہ دیتے ہوئے بولی۔

اممم۔۔۔اور سناؤ۔۔۔سجیل بولا۔

ٹھیک ہوں یار۔۔۔وہ تھکے انداز میں بولی۔

اور آپ سنایئے۔۔۔کیسی ہیں؟؟ اس نے جنت کی طرف دیکھا اور بولا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔وہ سنجیدگی سے بولی۔

دونوں ٹھیک ہیں؟؟ تو پھر مجھے کیوں بلایا بھلا؟؟ وہ شرارتی انداز سے بولا۔

تو تم ڈاکٹر ہو کیا؟؟ وہ ہنسی۔

نہیں ڈاکٹر تو نہیں ہوں۔۔مگر اداس دلوں کی مسکراہٹ ضرور ہوں۔۔وہ آنکھ مارتے ہوئے مہر سے بولا جبکہ جنت اسکی اس بات پر ہولے سے مسکرا دی۔

فالحال یہاں اداس یہ ہے۔۔میں نہیں۔۔مہر اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

نہیں میں اداس تو نہیں ہوں۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

چلیے۔۔۔اگر ہیں بھی تو پریشان نہ ہوں۔۔اداسی زندگی کا ہی حصہ ہے۔۔وہ سمجھانے لگا۔

ہاں۔۔ٹھیک کہا تم نے۔۔اچھا میں ذرا کچھ کھانے کو لے کر آئی۔۔مہر تیزی سے اٹھی اور وہاں سے آناً فاناً غائب ہو گئی۔

آپ ایسے ہی خاموش رہتی ہیں؟یا پھر میرا آنا اچھا نہیں لگا۔۔کیونکہ لاسٹ ٹائم بھی ایسا ہی تھا۔۔اگر آپ کہیں تو میں۔۔وہ اسکی بات کو خاموشی سے سنتی رہی مگر پھر تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولی۔

میں ایسی ہی ہوں۔۔آپ کے ہونے یا نہ ہونے سے بھلا مجھے کیا۔۔وہ بے نیازی سے بولی۔

اممم۔۔یہ بھی ٹھیک کہا آپ نے لیکن زندگی کو جینا سیکھیے مس جنت۔۔اداس رہیں گی تو جانتی ہیں خوبصورتی بھی جاتی رہے گی۔۔وہ اسکی بات کو سنتے ہوئے ہنس دیا اور شرارتی انداز سے بولا۔

خوبصورتی؟؟کس کی؟؟اس نے تعجب سے پوچھا۔

لیجیے۔۔وہ ہنسا۔

اب یہ بھی میں بتاؤں۔۔آپکی خوبصورتی بھئی۔۔جس میں صرف ایک چیز کی کمی ہے۔

کمی؟؟کیسی؟؟وہ قدرے سنجیدگی سے بولی۔

مسکراہٹ کی بھئی۔۔وہ کھلکھلایا اور وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی کہ کیسے اس نے مہر کے آنے پہ بات کا رخ بدل دیا۔ابھی تو وہ اسکی خوبصورتی کی بات کر رہا تھا۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں؟؟؟مہر پاپ کارن اور باٹلز لے کر آئی۔

کچھ نہیں۔۔تمھارے ساتھ ساتھ مسٹر سجیل کو بھی لگتا ہے کہ میں اداس ہوں۔۔ جینی افسردگی سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ میں اداس نہیں ہوں۔۔وہ یقین دلانے کی کوشش کرنے لگی۔

چلیے مان لیتے ہیں۔۔کیوں مہر؟لیکن۔۔۔سجیل رک رک کر بولا جبکہ مہر ہنس دی۔

لیکن؟؟جینی تعجب سے سوالیہ بولی۔

لیکن یہ کہ۔۔۔چلیے چھوڑیئے۔۔۔وہ بات کرتے کرتے پھر رکا اور بات کو ختم کرنے لگا۔

نہیں۔۔آپ بتایئے؟لیکن کیا؟؟وہ گہرے تجسس سے بولی۔

جبکہ مہر سجیل کا یہ انداز دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔

بتایئے ؟؟بتایئے ؟؟وہ بار بار بولی۔

لیکن یہ کہ ۔۔کچھ بھی نہیں ۔۔۔وہ پھر سے ہنس دیا جبکہ جنت اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی،اور مہر سجیل کی طرف دیکھ کر ہنس دی۔

آپ لوگ باتیں کریں ۔۔۔مجھے کچھ کام ہے ذرا ۔۔وہ بہانہ گڑھتے ہوئے وہاں سے اٹھی۔

جینی ۔۔رکو ۔۔۔سجیل کی تو عادت ہے مذاق کرنا ۔۔۔مہر بولی۔

ارے نہیں نہیں ۔۔مجھے سر امجد کا میسج آیا ہے ۔۔کچھ کام ہے انہیں ۔۔۔دس منٹ میں آئی ۔۔۔وہ وہاں خود کو بے چین محسوس کر رہی تھی اس لیے صفائی سے بہانہ گڑھ کے وہاں سے اٹھی۔

سجیل نے شرمندگی سے اسے دیکھا اور پھر مہر سے بولا۔

یہ تو لگتا ناراض ہی ہو گئی ہے ۔۔۔

نہیں ۔۔بھئی ۔۔بتایا نہیں اس نے ۔۔سر نے بلایا ہے اسے ۔۔۔اچھا تم سناؤ ۔۔۔کیسے ہو ؟؟وہ وضاحت دیتے ہوئے بولی۔

تمھارے سامنے ہوں ۔۔۔وہ شوخیہ انداز سے بولا۔

سامنے تو ہو یار۔۔۔لیکن اندر کا حال تو بتا سکتے ہو نا؟؟وہ ہنسی۔

کیسی محبت کرتی ہو بے وفا دوست۔۔وہ ناراضگی سے بولا۔جس پر مہر کھلکھلائی۔

ویسے اندر کا حال کچھ نہ پوچھو۔۔بھائی کی باتیں میرے حواسوں پہ سوار ہیں۔۔۔وہ الجھ کر بولا۔

سجیل۔۔میں خود الجھ کر رہ گئی ہوں یار۔۔پھو پھو ہیں کہ اپنی ضد پہ۔۔۔اور راحت بھائی ہیں کہ۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکی۔

بھائی کی تو مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔بہت سمجھایا بہت۔۔۔مگر۔۔۔وہ بے چین ہوا۔

سجیل۔۔میں تمھیں کھونا نہیں چاہتی۔۔اس سب کے بیچ۔۔کہیں۔۔۔وہ خدشہ ظاہر کرتے ہوئے بولی۔

بھروسہ رکھو مجھ پر اور مجھ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ پہ۔۔۔ہماری دوستی کبھی نہیں ٹوٹے گی۔۔سمجھی۔۔

بھروسہ ہے مجھے لیکن یہ بھی جانتی ہوں کہ حالات پلٹا کھاتے دیر نہیں لگاتے۔۔۔وہ افسردہ ہوئی۔

مہر۔۔ریلیکس یار۔۔پریشان نہ ہو۔۔میں ہوں نا۔وہ اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جس پر مہر نے ہولے سے مسکراہٹ پیش کی۔

رات کی تاریکی میں چاند کہ سامنے کھڑی وہ عجیب ہی سوچ میں مگن تھی۔کافی دنوں سے ایک عجیب سوچ نے اسے گھیرے ہوا تھا مگر وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے جب سے اسکی جہانگیر کے ساتھ اسکی منگنی ہوئی تھی تب سے لے کر اب تک وہ اماں بی کے سامنے نہیں گئی تھی۔۔صرف کھانے کے وقت۔۔اسکے علاوہ نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹی۔۔۔آپ یہاں۔۔۔چچا شر فوا سے ڈھونڈتے ڈھونڈتے باہر لان میں آئے۔

جی۔۔۔اس نے تیزی سے پلکیں جھپکائیں۔

اماں بی بلا رہی ہیں آپکو۔۔۔وہ فوراً بولے۔

کیوں؟؟

مجھے بس اتنا ہی کہا۔۔پورے گھر میں ڈھونڈا آپکو بیٹی۔۔۔اور آپ۔۔۔

چچا۔۔آ رہی ہوں۔۔وہ تیزی سے بولی۔

اس نے تیزی سے قدم دوڑائے اور فوراً سے انکا کمرہ کھٹکھٹاتے ہوئے احتراماً بولی۔

آجاؤں؟اماں بی۔۔؟؟

ہاں۔۔۔ہاں۔۔آؤ۔۔۔وہ بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھیں۔

بیٹھو یہاں۔۔۔انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کی جگہ دی۔

جی۔۔کیسی ہیں آپ؟؟وہ زبردستی مسکرائی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔پر میری بچی۔۔۔تم تو ٹھیک ہے ناں؟؟وہ فکر مندی سے بولیں۔

جی۔۔آپ نے بلایا تھا۔

ہاں۔۔۔تم خود تو آتی ہی نہیں۔۔سوچا بلوا ہی لوں۔۔۔وہ شکایتی انداز میں بولیں۔

اصل میں۔۔اماں بی۔۔یونیورسٹی کا کام اتنا ہوتا ہے کہ نیند بہت جلد آجاتی ہے۔۔۔وہ تھکن کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔

اممم۔۔۔کئی دنوں سے میں تم سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔۔لیکن کھانے کی میز پر سب کے سامنے نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔وہ اہم بات پر آئیں۔

جی۔۔وہ پریشان ہوئی۔

اگر تمھیں کوئی پسند ہے تو ابھی بتا دو۔۔وہ اسکی طرف بغور دیکھے بولیں۔

پسند اور مجھے؟؟وہ حیران ہوئی۔

ان کے منہ سے یہ بات سن کر تو اسکے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا تھا۔

مگر اماں بی۔۔اب تو میری منگنی۔۔۔اسکے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے۔

جانتی ہوں۔۔لیکن تمھارا ہر خواب پورا کیا ہے میں نے۔۔میں نہیں چاہتی کہ اب کی بار کوئی ناانصافی ہو۔۔جہانگیر تمہارے لیے ہر لحاظ سے اچھا ہے لیکن مجھے لگتا ہے میں نے فیصلہ لینے میں ذرا جلدی کر دی۔۔اور تم سے تمہاری رائے لی ہی نہیں۔۔۔

ارے۔۔۔اماں بی۔۔میری نانو۔۔آپ کا ہر فیصلہ بہتر ہوتا ہے میرے لیے۔۔۔میرا ہر خواب آپکے فیصلے سے ہی جڑا ہے۔۔۔وہ انکی بات کو کاٹتے ہوئے لاڈ و پیار سے بولی جس پر اماں بی نے اسکے گال کو تھپتھپاتے ہوئے اسکا ماتھا چوما۔

کہاں رہ گئی تھی تم؟؟مہر ایمل اور سدرہ کے ساتھ لڈو کھیلتے ہوئے اسکی آمد پر بولی۔

کہیں نہیں۔۔۔اماں بی نے بلایا تھا۔۔وہ نیم مسکرائی۔

اوہ خیر۔۔۔وہ کھلکھلائی جس پر جنت نے اسے گھورا۔

مہر آپی۔۔یہ بے ایمانی نہیں چلے گی۔۔۔ایمل مہر کو گیم میں گوٹیاں بدلتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

ارے کہاں کی بے ایمانی؟؟سدرہ تم بتاؤ بھلا اسے۔۔۔مہر نے ڈرامہ کیا۔

اس سے کیوں پوچھوں؟؟یہ تو خود ہار گئی ہے۔۔۔یہ تو یہی چاہے گی نا کہ میں بھی ہار جاؤں۔۔۔ایمل بولی اور لڈو کا دانہ پھینکتے ہوئے کھلکھلائی۔

اور یہ۔۔ایک۔۔۔

میں جیتی۔۔۔اس نے زوردار آواز میں کہا جس پر ایمل نے اسے گھورا،اور لڈو کو بند کیا۔

جینی۔۔۔آؤ کھیلیں؟؟مہر نے ایمل کے ہاتھ سے لڈو لی اور پھر اس سے سوالیہ کہا۔

نہیں۔۔بھئی۔۔۔بہت نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔وہ تھکن کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔

اممم۔۔۔چلو ایمل ور سدرہ آرام کرو۔۔۔تم لوگ بھی۔۔۔مہر نے دونوں کو ہدایت کی اور انہیں وہاں سے جانے کا اشارہ کیا جس پر دونوں اٹھیں اور وہاں سے مسکراتے ہوئے چلی گئیں۔

خیر ہے ناں جینی؟؟؟وہ اسکی طرف بغور دیکھتے ہوئے سوالیہ بولی۔

ہاں بھئی۔۔وہ ہولے سے مسکرائی اور بیڈ پر بیٹھی اور پھر کمبل اوڑھتے ہوئے لیٹ گئی۔

مہر اسکا چہرہ پڑھنے کے باوجود بھی سمجھ نہ پائی تھی کہ آخر اسکے ساتھ کیا مسئلہ درپیش ہے۔۔اماں بی کو وہ مطمئن تو کر آئی تھی مگر دل کے ایک گوشے میں کسی اور کے لیئے جگہ بنتی ہوئی اسے محسوس ہو رہی تھی، جسے وہ کئی دنوں سے اگنور ہی کر رہی تھی۔ مگر اب وہ سب اسکی نظروں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ مگر کیا تھا؟؟ کیوں تھا؟ کس لیئے اور کس کے لیئے؟؟ یہ سب وہ خود بھی سمجھ نہیں پارہی تھی تو مہر بھلا کیسے جانتی؟

گہری نیند میں وہ خواب میں مگن ہوئی۔۔۔اک چہرہ بار بار اسے اپنی جانب بلا رہا تھا مگر وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ یہ چہرہ کس کا ہے؟؟ چاندنی رات میں کسی ساحل سمندر کے کنارے وہ بھاگتے ہوئے اس انسان کا تعاقب کرنے لگی جو اسے اپنی جانب بلاتے ہوئے الٹے قدم وہاں سے غائب ہو گیا۔۔اس کا سانس پھولا ہوا تھا مگر وہ پھر بھی اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے اچانک گر گئی۔۔اس کا خواب میں گرنا ہی تھا کہ اسکی آنکھ کھل گئی۔

جنت لمبے لمبے سانس بھرتے ہوئے اٹھی اور اس نے تیزی سے ٹیبل لیمپ آن کیا۔۔ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں پانی ڈالا اور ایک گھونٹ بھرتے ہوئے دوبارہ گلاس میز پر رکھ دیا۔۔۔

اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو تیزی سے سمیٹتے ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں کمرے کی کھڑکی کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔یہ کیسا وہم تھا،کیسا گمان تھا۔۔کیسا خواب تھا وہ سمجھ نہ پائی۔۔اسکا جی چاہا کہ اونچا اونچا روئے کیونکہ کئی دنوں سے ایسا ہی معاملہ اسے در پیش تھا مگر وہ چاہ کر بھی اس انسان کا چہرہ نہ دیکھ پائی۔

جنت۔۔کھڑکی میں سے ہوا کو محسوس کرتے ہوئے مہر تیزی سے اٹھی۔

جنت۔۔یہاں کیوں کھڑی ہو؟؟وہ نیم نیند کی حالت میں تھی۔

وہ تیزی سے اپنے خیالوں سے نکلی۔۔

دل گھبرا رہا تھا۔۔اس لیے۔۔اس نے کھڑکی کو بند کیا اور واپس پلٹی۔

ٹھنڈ بڑھ رہی ہے جینی۔۔اور تم ہو کہ۔۔کھڑکی کھولے کھڑی ہو۔۔تم ٹھیک تو ہوناں؟وہ فکر مندی سے بولی اور بیڈ پر آ بیٹھی۔

ہاں۔۔مہر۔۔اس نے اثبات سے سر ہلایا اور اس کے ساتھ آ موجود ہوئی۔

اماں بی نے تو کچھ نہیں کہا؟؟ایسا ویسا؟؟اس نے اندازا پوچھا۔

ارے نہیں۔۔۔ نہیں۔۔انہوں نے بھلا۔۔۔کیا کہنا ہے مجھے۔۔۔اور تمھیں پتہ ہے انہوں نے آج مجھے کہا کہ۔۔میری پسند کوئی ہے تو میں انہیں بلا جھجک بتاؤں۔۔۔وہ حیرت سے اسے بتا رہی تھی جس پر وہ چونکی۔

آریو شیور۔۔یہ بات اماں بی نے کہی؟؟وہ تصدیق کی غرض سے زور دے کر بولی۔

ہاں۔۔۔اس نے سادہ الفاظ میں سر ہلا کر کہا۔

حد ہے ویسے۔۔۔وہ آگ بگولہ ہوئی۔

منگنی کرواکے تمھاری۔۔۔اب پوچھ رہی ہیں وہ۔۔۔وہ غصہ سے بولی۔

ریلیکس۔۔۔مہر۔۔۔۔وہ تسلی سے بولی جس پر اس نے لمبی سانس بھری۔

پھر تم نے کیا سوچا؟؟مہر نے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کس بارے میں؟؟وہ بچوں کی طرح بولی۔

اسی بارے میں بھئی؟؟وہ اسکی بات پر زچ ہو کر بولی۔

کیا سوچنا ہے مہر؟؟؟جب کوئی پسند ہی نہیں مجھے۔۔وہ ہنس دی۔

شاویز کے بارے میں اگر۔۔۔اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی جینی نے اسے ٹوکا۔

مہر۔۔۔پلیز۔۔۔اس نے چڑ کر کہا۔

جینی۔۔۔آخر کیوں تم چڑتی ہو اسکے نام سے؟؟ پہلے بھی تو تم اور وہ۔۔۔

پہلے کی بات اور تھی۔۔۔۔وہ اسے ٹوکتے ہوئے بولی۔

پہلے کبھی اس نے میری عزت نفس کو پامال نہیں کیا تھا جس طرح سے اب۔۔۔وہ
بات کرتے کرتے رکی اور پھر کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔

اور مجھے۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کبھی کسی سے محبت ہو گی۔۔اور شاہ ویز سے تو بالکل
بھی نہیں۔۔۔وہ رک رک کر بولی جس پر مہر نے اسے غور سے دیکھا اور ہنس پڑی۔

یہ تو وقت بتائے گا جینی۔۔۔

اسکو ہنستا ہوا دیکھ کر وہ کچھ دیر خاموشی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پریشان ہوئی اور پھر
بولی۔

چلو۔۔۔سوتے ہیں۔۔فضول باتیں نہ کرو۔۔۔اس نے کمبل پھیلایا، تکیہ سیدھا کیا اور
کچھ سوچتے ہوئے لیٹ گئی جبکہ مہر برابر مسکرائے جا رہی تھی۔

سجیل کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ ایک گہری سوچ میں محو ہوئی۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسا ہے میرا بیٹا؟؟ سامعیہ فون پر بات کرتے ہوئے جی جان اور بڑے لاڈ سے بولی۔

ٹھیک ہوں۔۔۔وہ افسردگی سے آفس میں بیٹھے موبائل کو کان کے ساتھ لگائے بولا۔

آپ کیسی ہیں امی؟؟ وہ ذرا نارمل ہوا۔

میں ٹھیک ہوں! میرا بیٹا ٹھیک۔۔تو میں بھی ٹھیک۔۔وہ لاڈ سے بولیں اور وہ ہولے سے مسکرایا۔

کھانا وانا تو ٹائم پہ کھا رہے ہو ناں؟ اور نیند بھی پوری کرتے ہو کہ نہیں؟؟ وہ فکر مندی سے بولیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔امی۔۔۔وہ انکی محبت پہ رشک محسوس کرتے ہوئے مسکرایا۔

اچھا۔۔میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔اماں بی آواز دے رہی ہیں۔۔۔انکی آواز سنتے ہی اس نے فوراً سے فون رکھا اور ان کے کمرے کی جانب بڑھی۔

جی۔۔۔اماں بی۔۔وہ ان کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے بولیں۔

کب سے بلا رہی ہوں۔۔۔وہ غصہ سے بولیں۔

جی۔۔۔وہ۔۔۔وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

کیا؟ جی۔۔۔وہ۔۔۔وہ غصہ ہوئیں۔

اماں بی۔۔۔شاویز کا فون تھا۔۔تو۔۔

کیسا ہے وہ؟؟اب کی بار وہ کچھ نرمی سے بولیں۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔کہیے کیا کام تھا؟؟وہ فرمانبرداری سے بولیں۔

میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔۔مجھے ذرا یخنی بنا کر لا دو۔۔بارش کی وجہ سے ٹھنڈ بہت بڑھ رہی ہے نا!اس لیے۔۔طبیعت خراب کی وجہ بھی انہوں نے خود ہی بیان کر دی۔

انہوں نے اوڑھا ہوا کمبل ٹھیک کیا اور ٹیک لگا کر بیٹھیں۔

جی۔۔اماں بی۔۔میں ایک اور کمبل لا کر دیتی ہوں آپکو۔۔وہ فوراً سے بولی۔

ہاں!لا دو۔۔۔وہ کانپتے ہوئے بولیں۔

وہ تیزی سے گئی اور ان کو کمبل اوڑھاتے ہوئے وہاں سے یخنی بنانے کے لیے چلی گئی۔

اس بارش کو بھی اس وقت ہی ہونا تھا۔۔جنت نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

توبہ ہے۔۔۔جینی۔۔۔بارش سے بیزاری۔۔۔مہر نے تاسف سے کہا۔

بے زاری نہیں یار۔۔۔جائیں گے کیسے؟؟وہ چھتری کو سنبھالتے ہوئے بولی۔

ڈرائیور آتا ہی ہو گا جینی۔۔وہ بے فکری سے بولی اور چھتری کو بند کر کے ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے لطف اندوز ہونے لگی۔

مہر۔۔موسم بدل رہا ہے۔۔ٹھنڈ لگ جائے گی تمھیں۔۔مہر یہاں آؤ۔۔وہ اسے دور جاتا ہوا دیکھ کر بلانے لگی جبکہ وہ بس بارش سے اٹکھیلیاں کر رہی تھی۔اسی اثناء میں اسکا موبائل بجا۔بیگ کے ساتھ ساتھ چھتری کو بمشکل ہی سنبھالتے ہوئے اس نے ریسیور کیا۔

ہیلو۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔

بیٹی مجھے آنے میں ذرا دیر ہو جائے گی۔۔یہاں ہر طرف سے روڈ بلاکس ہیں۔بہت تیز بارش ہو رہی ہے۔۔۔ڈرائیور فوراً سے بولا۔

انکل۔۔۔لیکن کب تک۔۔۔وہ پریشانی سے بولی۔

بیٹی۔۔یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ۔۔۔لیکن امید ہے کہ جلد آجاؤں گا۔۔وہ فون رکھتے ہوئے گاڑی کو سائیڈ پر لگانے لگے۔

تیز بارش کی وجہ سے روڈ اور ٹریفک بلاک تھی جسکے باعث ہر ایک کو لمبی قطار میں لگ کر انتظار کرنا پڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔وہ خود سے بولی۔

کس کا فون تھا؟؟اس نے اسے دور سے فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے دیکھا اور اسکے چہرے کا زاویہ بدلا بدلا دیکھ کر تیزی سے اسکے پاس آکر بولی۔

ڈرائیور کا۔۔۔اس نے افسردگی سے کہا۔

روڈ بلاکس ہونے کی وجہ سے آنے میں دیر ہو گی انہیں۔۔۔۔

اوہ گاڈ۔۔یہ تمھارے گمان بھی نا جنت۔۔۔۔وہ زور دے کر ایسے بولی جیسے جنت کا ہی قصور ہو۔

میں نے کیا گمان کیا؟؟وہ حیران ہوئی۔

تمھیں نے کہا تھا ناں اب جائیں گے کیسے۔۔لو اب دیکھ لو۔۔۔وہ تیکھے انداز سے بولی۔

مہر۔۔۔میں نے تو بس! ایسے ہی۔۔۔کہا تھا۔۔وہ رک رک کر بولی۔

اینی وے۔۔میں تو کم از کم ویٹ نہیں کر سکتی۔۔اور ویسے بھی اماں بی کی ڈانٹ کھانے کا کوئی موڈ نہیں ہے میرا۔۔مہر بھنویں سکیڑتے ہوئے بولی۔

مہر رکو۔۔۔کہاں جا رہی ہو؟؟؟وہ اسے لان سے باہر یونی کے گیٹ تک جاتا ہوا دیکھ کر اسکے پیچھے پیچھے گئی۔

کپڑے دیکھو ذرا کس قدر گیلے ہیں تمھارے۔۔اور اوپر سے موسم بھی خراب ہے۔۔

ہم پیدل کیسے ؟؟وہ بات کرتے کرتے رکی اور اپنی چھتری اسکے اوپر کرنے لگی۔

بے فکر رہو۔۔۔لفٹ لے لیتے ہیں کسی سے ! وہ بے فکری سے بولی جس پر جنت منہ کھولے رہ گئی۔

لفٹ۔۔وہ حیران ہوئی۔اور اسکے پیچھے پیچھے جانے لگی۔

پاگل ہو گئی ہو؟؟مہر۔۔۔اس پر تو اماں بی بہت ناراض ہوں گی۔۔۔وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

انہیں ہم بتائیں گے ہی نہیں۔۔۔کچھ بھی۔۔۔مہر بے نیازی سے بولی۔

مگر۔۔۔مہر۔۔۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے تقریباً عاجز آچکی تھی۔

وہ سڑک کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔جوں ہی اس نے دور سے آتی ایک گاڑی کو دیکھا تو رکنے کا اشارہ کیا۔

مہر۔۔۔یہ ٹھیک نہیں یار۔۔پتہ نہیں کون ہو گا؟وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

ریلیکس۔۔وہ اس سے بولی اور گاڑی کے آگے آ کر کھڑی ہو گئی۔جس پر گاڑی چلانے والے کو نہ چاہتے ہوئے گاڑی روکنی ہی پڑی۔

گاڑی میں بیٹھا شخص نوجوان تو نہیں مگر کوئی درمیانی عمر کا شریف انسان تھا جس نے غصہ سے مہر کو دیکھا۔۔ کیونکہ اگر وہ بریک نہ لگاتا تو ایکسیڈنٹ ضرور ہو جاتا۔

سوری انکل۔۔ مہر دھیما سا مسکرائی۔

ہمیں جیل روڈ تک جانا ہے۔۔ پلیز۔۔ ہماری مدد کر دیجیے۔ وہ التجا کرنے لگی جبکہ جنت اسکا منہ دیکھے جارہی تھی۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتا مہر نے اسے موقع ہی نہ دیا کہ وہ اس سے کچھ پوچھتا یا تکرار کرتا۔

اس نے فوراً سے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور بیٹھ گئی۔اور وہ آدمی اسے غصہ سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

ارے تم؟؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ بیٹھو۔۔ وہ ابھی تک اسکی حرکت پہ شاکڈ تھی۔

جینی۔۔۔ جلدی کرو۔۔ جنت کے بیٹھتے ہی دروازہ بند کرتے ہوئے وہ مسکرائی۔

چلیں انکل۔۔۔ جنت اسے گھور کر دیکھے جارہی تھی۔

ارے؟؟ کیا ہو گیا ہے؟؟ اب کیا قتل کرو گی مجھے؟؟ اپنی گاڑی ہی سمجھو اسے۔۔۔ وہ بڑے حق سے بولی تو ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا شخص مزید حیران ہوا۔

اس شخص نے پہلے تو اسکی طرف دیکھا اور پھر اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کی طرف۔۔

اسے مہر کچھ سائیکو معلوم ہو رہی تھی۔

وہ حیران تھا کہ کیسے اس نے اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کو یہ کہہ کر پر سکون کیا کہ یہ گاڑی اپنی ہی سمجھو۔وہ نیم انداز میں مسکرایا اور گاڑی چلاتے ہوئے خود سے باتیں کرنے لگا۔

شہر کے حالات کیسے ہیں اور یہ لڑکیاں ہیں کہ۔۔۔وہ سوچتے سوچتے مہر کے بلانے پر تیزی سے اپنے خیال سے نکلا۔

انکل۔۔۔آپ نے پوچھا نہیں ہم سے کچھ ؟؟؟

آپ نے جہاں جانا ہو مجھے گائیڈ کر دیجیے گا۔۔وہ اپنی بارعب آواز میں بولا اور خاموش ہو گیا۔

جی جیل روڈ۔۔

جنت نے گھبراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا، جیسے دونوں کسی مصیبت میں پھنس گئی ہوں۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ کر مہر کی طرف سے زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

آدمی نے فرنٹ مرر سے گھور کر اسے دیکھا۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ۔۔ ہم بنا آپکے کہے ہی زبردستی بیٹھ گئے۔۔ بہت بہت معذرت انکل۔۔۔ وہ تاسف سے بولی۔ مگر وہ شخص چپ ہی رہا مگر اسکے ماتھے پہ پڑنے والی شکن سے صاف ظاہر تھا کہ اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا۔

مہر! تم بھی ناں۔۔ جنت ہولے سے بولی۔

پتہ نہیں کون ہیں یہ۔۔اور پتہ نہیں کہاں لے کر جا رہا ہے۔۔۔ ہم کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔۔۔اس نے اس سے سرگوشی کی۔

بے فکر رہو بیٹی۔۔وہ صرف اتنا ہی بولا اور شہر کے بیچ و بیچ ہوتے ہوئے گلبرک تک آ پہنچا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو۔۔ڈرائیور انکل۔۔ ہم گھر جا رہے ہیں خود ہی۔۔۔ آپ واپس چلے جائیں۔۔۔ مہر نے فون پر ڈرائیور سے کہا اور فون رکھ دیا جبکہ اس شخص نے فرنٹ شیشے سے دونوں کو پھر سے دیکھا۔

یہیں اتار دیجیئے۔۔۔بس۔۔۔اس حویلی سے ذرا پہلے۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔

آپکا بہت بہت شکریہ انکل۔۔اللہ آپ کو اس کام کا اچھا اجر دے۔۔ جنت نے دل سے دعا دی جس پر وہ شخص مسکرا دیا۔ حویلی پہ پہلا دھیان پڑتے ہی وہ حیران ہو کر رہ گیا

اوراس سے بھی زیادہ حویلی کے اندر لڑکیوں کو جاتا دیکھ کر۔۔ بھلے ہی حویلی اس سے دس بیس قدم کے فاصلے پر تھی مگر وہ رستہ، وہ گلی، اوران سب سے جڑی ماضی کی کچھ جھلکیاں اسکے ذہن میں گردش کرنے لگیں۔

اس سے پہلے وہ وہاں سے جاتا۔۔۔اس نے گاڑی سے باہر آنا مناسب سمجھا۔۔۔یہ جگہ اسکی محبت سے جڑی تھی۔۔۔کئی برس اس نے اس راہ کا سوچا بھی نہیں تھااور آج یہ لڑکیاں اسے لے آئیں۔

اس نے حویلی کو بغور دیکھااور بارش میں بھیگتے ہوئے رو دیا۔

ایک جوان درمیانی عمر کا شخص جب بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتا ہے تو یہی لگتا ہے وہ محبت میں بہت ٹوٹ چکا ہے۔۔ہار چکا ہے۔

کاش تم میرا ساتھ دے دیتیں۔۔کاش۔۔

آخراس نے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے آنسو صاف کئے اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دل پہ پتھر رکھ کر وہاں سے نکل آیا۔

کس کے ساتھ آئے ہو تم لوگ؟؟؟اماں بی اپنی چھڑی کی مدد سے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے سوالیہ بولیں۔

وہ۔۔۔ڈرائیور۔۔۔جنت نے بیگ کو میز پر رکھا اور رک رک کر بولی۔

ڈرائیور کا تو مجھے ابھی فون آیا ہے۔۔۔وہ دونوں کو گھور کر دیکھنے لگیں جس پر دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے کا تعاقب کرنے لگیں۔شاید وہ کوئی بہانہ سوچ رہی تھیں۔

اس سے پہلے کچھ بولتیں اماں بی اپنی گرجدار آواز میں بولیں۔

کس کے ساتھ آئے ہو تم لوگ؟؟

وہ۔۔اماں بی۔۔۔وہ۔۔۔دونوں یکے بعد دیگرے بولیں۔

اماں بی۔۔۔آتو گئیں نا اب۔۔آپ۔۔۔زیبا نے دونوں کو دیکھا اور فوراً سے ان کے پاس آ کھڑی ہوئیں۔

دیکھیے کس قدر بھیگی ہوئی ہیں دونوں۔۔چلو بچوں۔۔چینج کر آؤ۔۔۔وہ دونوں سے ذرا نرمی سے بولی جس پر امابی نے دونوں کو گھورا۔

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور موقع کو غنیمت جانچتے ہوئے وہاں سے کھسکنے لگیں۔

یہ مت بھولنا کہ بات ختم ہو چکی ہے۔۔بعد میں خبر لیتی ہوں تم دونوں کی۔۔۔۔وہ ان دونوں کو وہاں سے جاتا ہوا دیکھ کر للکار کر بولیں جس پر زیبا براسا منہ بناتے ہوئے ایک سائیڈ پر ہو لی۔

وقت کیسا جا رہا ہے۔۔۔اور ان لوگوں کو پرواہ ہی نہیں۔۔۔وہ خود کے ساتھ محو گفتگو ہوئیں اور بیٹھ گئیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تھینک گاڈ۔۔۔بچت ہو گئی۔۔۔افو۔۔۔مہر ٹاول کے ساتھ بالوں کو سکھاتے ہوئے مسکرائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچت کہاں ہوئی مہر؟؟تم نے سنا نہیں تھا اماں بی کا الٹی میٹم۔۔۔وہ سوالیہ انداز میں بات کرتے ہوئے طنزیہ بولی۔

اففف۔۔یار۔۔۔جنت۔۔۔یہ اماں بی۔۔۔بھی ناں! وہ منہ پھلاتے ہوئے کنگھی کرنے لگی۔

کیا یار۔۔۔چل چھوڑ! دفع کرو! جنت نے گیلے بالوں پر سے تولیہ ہٹایا اور معاملے کو رفع دفع کرتے ہوئے اس سے بولی۔

کس کو؟؟اماں بی کو؟؟وہ سوالیہ بولی،اور جواب اخذ کرتے ہوئے حیرت سے بولی۔

ارے نہیں۔۔۔ نہیں۔۔اس بات کو یار۔۔۔کپ بورڈ سے ہیئر ڈرائیر نکالتے ہوئے وہ تیزی سے بولی۔

اچھا۔۔پھر ٹھیک ہے۔۔۔مہر کھلکھلائی۔

سن۔۔یہ شاویز آجکل کہاں ہوتا ہے؟؟کوئی خبر و بر ہے اسکی؟؟

بھلا مجھے کیا خبر ہو گی اسکی۔۔۔تم بھی ناں! وہ ہنستے ہنستے ذرا سنجیدہ ہوئی۔

اممم۔۔پتہ ہے علینہ بھابھی اور شماز بھائی آ گئے ہیں۔۔وہ کچھ دیر توقف کے بعد اطلائیہ انداز میں بولی۔

کب؟؟نظر تو نہیں آئے آج۔۔۔وہ حیرت سے بولی۔

ہاں۔۔علینہ بھابھی ڈائریکٹ میکے ہی چلی گئیں۔مہر نے ہاتھوں کے اشارے سے کہا۔

اور شماز بھائی؟؟جینی ہیر ڈرائیر سے اپنے گیلے بال خشک کرنے لگی۔

وہ۔۔۔۔وہ کھلکھلائی۔

وہ بھلا علینہ بھابھی کے بناء رہ سکتے ہیں؟؟

Shut up مہر۔۔۔

اس نے اسے گھورا اور ہولے سے ہنس دی۔

فالحال اماں بی سے بات کی فکر کرو میری جان۔بھائی اور بھابھی کے مسئلے کو چھوڑو۔۔

جنت نے شرارت سے کہا۔

ان کا بس چلے تو سانس بھی انکی مرضی سے لیں ہم۔۔۔مہر نے کافی غصہ سے کہا اور پھر اپنا موڈ ٹھیک کیا۔

Anyway----

کافی بنانے جارہی ہوں۔۔۔پیو گی؟؟اس نے سوالیہ کہا۔

Sure! Why not?

وہ ہنس دی جبکہ مہر وہاں سے چل دی اس کے جانے کے بعد وہ ہنستے ہوئے ہولے سے نیم مسکراہٹ پہ آئی اور پھر ذرا سنجیدگی سے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

پاس پڑے ٹیبل پہ موبائل فون کو دیکھتے ہوئے اس نے فوراً سے اسے اٹھایا۔کانٹکٹس کے آپشن پہ کلک کرتے ہوئے اس کی نظر ایک کانٹیکٹ پر آر کی۔اس نے نمبر ڈائل کرنا چاہا مگر ڈائل کرتے کرتے رہ گئی۔

اسی اثناء میں اسکو ایک کال موصول ہوئی۔

Hello.....

نمبر اجنبی ہونے کے باعث اس نے سہمتے ہوئے بات کی۔

جی کون ؟؟ وہ پریشانی سے بولی۔

بے فکر رہو۔۔۔پریشان نہیں کروں گا تمھیں۔۔۔شاویز سنجیدگی سے بولا۔

تم۔۔۔۔وہ حیرت سے بولی۔۔

ہاں۔۔۔میں۔۔دیکھو۔۔۔فون بند مت کرنا۔صرف آخری بار۔۔۔پلیز میری بات سن لو۔۔۔وہ منت سماجت کرنے لگا۔

تم نے فون کیوں کیا ہے آخر؟؟اور تم ہو کہاں ؟؟ وہ فوراً سے اٹھی اور کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے بولی۔

کیوں ؟ فکر ہو رہی ہے میری ؟؟ وہ شرارت سے بولا۔

شاویز۔۔۔وہ کچھ لمحے بعد بولی۔

دیکھو۔۔میرا دماغ خراب مت کرو۔۔پلیز۔۔

نہیں کر رہا دماغ خراب تمھارا۔۔۔وہ غصہ سے بولا اور پھر تیزی سے غصہ کو پیتے ہوئے بولا۔

اور آج کے بعد نہیں کروں گا بات۔۔بس آخری بار۔۔۔پلیز۔۔۔وہ التجائیہ بولا۔

چاہتے کیا ہو؟؟وہ سادہ الفاظ میں بولی۔

تمھیں۔۔۔وہ آہ بھر کر بولا۔

دیکھو۔۔۔وہ غصہ کو کنٹرول کرتے ہوئے کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔

ممانی جان کا ہی خیال کرلو۔۔تم نہیں جانتے تمھاری یہ حرکت ان کو کتنی تکلیف دے گی۔۔

انھی کا ہی تو خیال ہے۔۔۔قسم دے رکھی ہے انہوں نے مجھے۔۔۔کہ تمھیں پریشان نہ کروں میں۔۔وہ اذیت اور کرب سے بولا۔

تو پھر؟؟قسم توڑنا چاہتے ہو؟؟اس نے سوال کیا۔

نہیں۔۔۔کفارہ ادا کرنے کی وجہ چاہتا ہوں۔۔اس نے آنکھوں میں آئے چند آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اس سے کہا۔

شاویز۔۔اگر واقعی۔۔تمھیں ان کا خیال ہے ناتو اب کبھی شکل مت دکھانا مجھے اور نہ ہی فون کرنا سمجھے۔۔۔وہ حد درجہ غصہ سے بولی اور فون پٹخ دیا۔

حد ہے۔۔وہ غصہ سے خود سے بولی جبکہ دوسری طرف وہ بے بس ہو گیا تھا۔

جب بھی چاہتی ہوں۔۔نارمل ہو جاؤں۔۔ تبھی یہ انسان آخر کیوں؟؟وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

❤جاری ہے❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews